یہان تو انسان ہی زبان کا آپ مختار ہے۔ نہ تو کوئی کسیکی زبان پکڑ سکے۔ نہ کسی کی
سمجھ کا پھیر نکالدینا کسیکے بس مین انسانی اختیارات سے یہ امر ہرگز خارج نہین کہ ایک
لفظ کسی خاص معنی مین استعمال کرے جو آدمی گدہا۔ کہدے سے آدمی
مراد کرے اوسکا تو کر نہین لیکن جنکو قدرت نے سلیقہ بھی اس نہین پیدا کیا۔ عقل جیسی بیش
قیمت نعمت سے مفلس و نادار رہتے ہین وہ ہر لفظ کو اون ہی معانی مین استعمال کرتے ہین جو
حقیقتاً و عرفاً مجازاً و اصطلاحاً اوسکے لیے مقرر ہین۔

موجودہ زمانہ کو زمانہ ترقی بتاتے ہین وہ مذہب کو۔ اسلامی تا امید اصلاح
قوم خیر خواہی اسلام تصور کرتا بعینہ برعکس نہند نام زنگی کافور کا صحیح مصداق ہے
ایسے خیالات والے انسان کی نسبت ہم ضرور کہہ سکتے ہین کہ وہ شخص پڑھ لکھکر گدہا ہو گیا
اور حق تو یہ ہے کہ مذہب کی مزہ دار چاشنی کے ذائقہ سے جو شخص واقف ہی نہو وہ
اوسکے عروج و نزول۔ ترقی و تنزل۔ صلاح و فساد کے اسباب کو سمجھ ہی کیا سکتا ہے
وہ حضرات جنھون نے مذہبی معارک مین قدم ہی نہ دھرا ہو۔ دینیات سے جنکو دو بھی
ہی نہو جنکی عمر کا اکثر حصہ شعر شاعری۔ یا فلسفیات۔ ریاضیات کے پڑہنے
پڑہانے مین صرف ہوا ہو۔ وہ حضرات جو لال ٹوپی۔ ہالا کوٹ پہنے نکلا ہوا پتلون پہنکر ٹھیکر چلنا
اپنی ترقی کا معراج سمجھین ابتدائی عمر سے شہر یا استاد کا نام [illegible] انگریزی کیا پڑھ لی
کہ نام بھی یاد نہین آتا۔ لال روٹی کہنے لگے وہ سچا ہے اگر تنزل کو ترقی۔ وہ ہمیشہ مذہب
تو اسلام و کمال اسلام تصور کرین تو کونسا تعجب بڑا ہے۔

یہ بات خوب یاد رکھنے کی ہے کہ مسلمانو کی تاریخ پر جسقدر کارگذاری نمایاں ہوے
ہندوستان مسلمانون نے حاصل کین وہ صرف اتباع شریعت کا طفیل تھا۔ اور انکا
ترانہ جگر تھا میل جول بغض و محبت۔ غرض کہ ادنی سے ادنی [illegible] خالصاً للہ و لوجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم تھا۔ دربار رسالت کی پیروی مین ایسے محو تھے کہ چھینکتے پیٹھ سے بات چیت تک [illegible] ا۔

سنن زوائد کا ترک نامنظور ہے

اس امر سے کوئی انکار نہیں کر سکتا کہ ہمارا پاک سچا دین اسلام جسکی ایک شان لا انفصام
لہا ذلک الدین القیم ہے ہمکو ہدایت کرتا ہے کہ عروۃ الوثقائے سنت وجماعت
کو اپنے زبردست اور مضبوط ہاتھوں سے پکڑے رہیں عضوا علیہا بالنواجذ کی تعمیل میں ہمہ تن مصروف
رہیں جہاں جاتے مگر یہ مضبوط ہاتھ سے نہ چھٹے۔ سب سے پہلے ہمکو یہ بھی تاکیدی حکم دیتا ہے کہ ظہور بدعت
وشیوع ضلالت پر کان میں تیل ڈالکر نہ بیٹھ رہیں مخالفین سنت وجماعت کے حملوں کا
قرار واقعی تدارک کرنے میں کوشش اوٹھا نہ رکھی جاوے۔ اسلامی تواریخ کا ملاحظہ ہمکو بتا
رہا ہے کہ حسب پیشین گوئی حضرت مخبر صادق علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے متبرک زمانہ صحابہ کرام
وتابعین میں متعدد فرق ضالہ پیدا ہوئے۔

ان فرق میں سے جو ضروریات اسلام کا انکار کیا وہ گو باوجود کلمہ گو اور نمازی ہونیکے ائمہ محققین
اہلسنت کے اجماع سے کافر قرار پاتے جیسے منکرین فرضیت زکوۃ
کہ باوجود اقرار کلمہ اسلام وادائے صلوٰۃ الی القبلہ کے بسبب انکار بقائے فرضیت زکوۃ بعد وفات
شریف جناب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ خلافت حقہ صدیقیہ میں مرتد
کافر قرار دیے گئے۔ اور جو فرقے دیگر عقائد حقہ ائمہ دین کے منکر ہوئے۔ اگرچہ اونکا
کفر متفق علیہ نہیں مگر تاہم اونکی گمراہی وضلالت پر سب کا اتفاق ہے جیسے خوارج وغیرہم
اور انکا رد وطرد وبغض واہانت داخل احکام اسلامیہ ہے۔

بالجملہ سنت الہیہ یوں جاری ہے کہ جب کسی فتنہ نے سر اوٹھایا کسی بدعت کا
شیوع ہوا خدا تعالیٰ نے بمقتضائے لکل فرعون موسیٰ۔ حامی اتباع سنت کے بچاؤ اور حمایت کے واسطے
اپنے خاص مخلص بندوں کو احقاق حق وابطال باطل کیطرف متوجہ کر دیتا ہے۔ کہ وہ صاف دل پاک
نیت وعید شدید الساکت عن الحق شیطان اخرس کو پیش نظر رکھکر اعلان واظہار حق میں نہ کسی
دوست آشنا۔ استاد وشاگرد۔ باپ بیٹے کی خاطر داری کا خیال کرتے ہیں۔ نہ رعایت حالت

زمانہ و مصلحت وقت اونکے کار خیر مین مخل ہو سکتی۔ بلکہ بمقتضائی لایخافون لومۃ لائم کسی کے
برا کہنے گالیان دینے کی اونکو کچھ پروا نہین ہوتی۔

حضرات غور کرنیکی بات ہیکہ آپکے مذہب کو آج تیرہ سو برس سے زیادہ
زمانہ گزر گیا۔ اس عرصہ مین کتنے کچھ انقلاب نہوئے۔ آپکے سچے مذہب پر بخیال بد
مخالفین نے کسوقت حملے اور پیہم حملے نکیے۔ اور پھر کسقدر سیلاب نہ آئے۔ کیا اگر زمانہ کی حالت
مصلحت وقت کی رعایت غرض سے سکوت کیا جاتا تو اوسکے قیام و استحکام کی توقع ہو سکتی تھی۔ نہین ہرگز
نہین ان انقلابات ان صدمات کا یہی یقینی اثر تھا کہ آپکا مہذب مذہب فنا ہو جاتا۔ ہان ہان
ہان اسقدر حملے اوٹھا کر اتنی مدت تک اوسکے محفوظ و برقرار رہنے کی وجہ وجیہ یہی ہے کہ ہر فتنہ
پوری پوری روک تھام کیگئی اور مذہب کو مقابلے مین کسی کی رو رعایت گوارا نہوئی۔

چنانچہ علاوہ فتن سابقہ دیگر بلاد کے تھوڑے زمانہ سے اطراف و اقطار ملک ہند مین چند
فتنے شائع ہوے کہ بعض مدعیان اسلام نے باوجود اقرار زبانی و اظہار سنیت کے برخلاف مذہب
تحقیق و مختار جماہیر سلف ابرار کے اقوال شاذہ و الفاظ متشابہ اور جھوٹی روایات کی بنا پر رسائل
کاسدہ متضمن عقائد باطلہ و مسائل فاسدہ مشہور کیے اور ہنوز کرتے ہین جس سے عوام جہال اعتقاداً
و ضرر عظیم پہونچا اور پہونچتا ہے۔ لہذا علماء محققین اہلسنت پر بحکم شرع متین و اتباع سلف صالحین
اونکا ابطال واجب و لازم ہوا۔ اس مقام پر نہایت اختصار کے ساتھ چند فتنون کا حال بطور تمثیل ہدیہ
ناظرین کیا جاتا ہے

ازانجملہ ایک فتنہ فرقہ مہدویہ کا ہے جسکو شہر حیدرآباد وغیرہ مین ایک مدت دراز سے
سر اوٹھانے کا موقع ملا اور مناظرہ کا حوصلہ پیدا ہوا۔ اس فتنہ کی دفع کیطرف جناب مولانا محمد
زمان خان صاحب شہید شاہجہانپوری استاد بادشاہ دکن نہایت مستعدی کے ساتھ متوجہ ہوے

ف۱ جناب مولانا محمد زمان خان صاحب شہید استاد شاہ دکن ... جناب مولوی محمد مسیح الزمان خان صاحب شاہجہانپوری رکن ...
غالب کہ مولوی مسیح الزمان خان صاحب ہرگز اتباع مذہب کا جاتا نہ کرینگے ... حضرت شہید علیہ الرحمۃ ... رحمہ اللہ تعالیٰ ... دکنی ...

اور بسیط کتاب ہدیہ مہدویہ تصنیف فرما کر مطبع نظامی کانپور مین چھپوائی جسمین اون کے عقائد
باطلہ و مسائل فاسدہ کی رد سے باوجود اونکی کلمہ گوئی اور صلوٰۃ الی الکعبہ بلکہ باوجود اظہار محبت و اعتقاد
اہلبیت و صحابہ کرام و ادعاء مذہب اہلسنت کے اونکی تضلیل و تکفیر تحقیقات علماء ربانیین مکہ معظمہ وغیرہ سے
نقل فرمائی ہے یہ کتاب اہلسنت کی حق مین نہایت مفید ثابت ہو اور عوام کو ضلالت فرقہ مہدویہ
سے محفوظ رکھنے کے لیے اسکا مطالعہ نہایت ضرور ہے۔

ازانجملہ فتنہ فرقہ تفضیلیہ کا ہے کہ باوجود ادعاء مذہب اہلسنت جناب مرتضوی کو حضرات شیخین سے افضل
و اکرم عند اللہ بتاتے ہین اور افضلیت و اکرمیت حضرات شیخین کو تقرب الٰہی مین حضرت مرتضوی پر
باطل و مردود قرار دیتے ہین بلکہ بعض ان مین مرتبہ اکرمیت عند اللہ و عرفان و تقرب الٰہی مین حضرت
علی کو حضرات انبیاء کرام سے بھی افضل ٹھہراتے ہین حالانکہ عقائد سے ثابت و واضح ہے کہ مرتبہ
قرب و کرامت عند اللہ حضور مرتضوی خواہ کسی غیر نبی کو انبیاء کرام پر تفضیل دینے والا اگرچہ کلمہ گو
نمازادا کرے قطعاً و یقیناً کافر و مستحق خلود جہنم ہے۔ علی ہذا القیاس جناب مولا علی کو حضرات شیخین پر تفضیل
دینے والا اگرچہ کافر نہو مگر اوسکے گمراہ و ضال ہونے مین کیا شک ہے مکتوبات مین حضرت
شیخ مجدد صاحب فرماتے ہین احوط آن ست کہ منکر فضیلت شیخین را حکم بکفر نکنیم مبتدع و ضال دانیم
آری این منکر قرین یزید پلید و لئیم ست کہ بواسطہ احتیاط در لعن او توقف کردہ اند۔ بالجملہ اس
فتنہ کے دفع کیطرف اکابر اہلسنت نے اپنی بلیغ توجہ کو مبذول فرمایا چنانچہ قطع نظر رسالہ
اسوۂ حسنہ مولفہ حضرت مولانا شاہ علی حبیب[1] صاحب سجادہ نشین پھلواری اور
قطع نظر رسالہ دلیل الیقین مولفہ حضرت مولانا شاہ ابو الحسین صاحب سجادہ نشین۔

---

[1] آپ نبیرۂ عارف کامل مد ظلہ العالی مرشد و استاد بزرگ مولوی شاہ سلیمان صاحب کے
ہین جناب سلیمان کو لازم ہے کہ حق استادی و بزرگی و مرشدی بجا لاوین ... خاک کا مرشد کی کیفیت بیان کرتے ہین۔ ہرگز
نباشد بجق مدعیان ... کنندہ سلام کو پیر مرشد شاہ جی ... اسلام کی خیر ... ہے
... دامن یار رفت اند ۱۲

مارہرہ سے رسالہ **معیار المذہب**[1] مطبوعہ مطبع نظامی کانپور اس کے ابطال کے واسطے بخوبی کافی ہے جسپر علماء مشہورین ہندوستان وحرمین شریفین کی مواہیر ثبت ہیں جس سے بموجب اعتقاد **اہلسنت** کے فرقہ **تفضیلیہ** کی گمراہی ظاہر وآشکار ہے۔
ازانجملہ فرقہ **مرزائیہ قادیانی** کا ہے جو حضرت **عیسے** علی نبینا وعلیہ الصلاۃ والسلام کے نزول کا قرب قیامت مین منکر ہے اور متعدد رسائل اس عقیدہ خاص ونیز دیگر عقائد فاسدہ مین شائع کیے ہین جنکے دفع کے واسطے **علماء مدراس** شکر اللہ سعیہم نے بہت کچھ کوشش فرمائی چنانچہ فتاوی مطبوعہ حیدرآباد جسپر جماعت کثیرہ علماء مدراس وحیدرآباد وغیرہ کی مواہیر ثبت ہین اس فرقہ کی تکفیر مین مشہور ومعروف ہے
ازانجملہ فتنہ **ابطال مجالس ذکر مولد شریف** کا ہے کہ منکرین مجلس مولد اسکی تحریم وتکفیر اور اسکے عاملین کی تفسیق وتکفیر مین شائع کرتے چلے جاتے ہین اور اسکے دفع کیواسطے علماء دہلی وغیرہ نے رسائل کثیرہ تحریر فرمائے بالخصوص حضرات **اہلسنت** کو جناب مولانا مولوی محمد **عبد السمیع** صاحب مدرس ومفتی میرٹھ کا تہ دل سے شکرگذار ہونا چاہیے کہ آپکی ذات سے اس مسئلہ خاص مین عوام کو بہت کچھ ہدایت نصیب ہوئی جناب **مولانا** موصوف نے **انوار ساطعہ** وغیرہ تصنیف فرماکر اطراف ہندوستان مین شائع فرمائین جسپر اکثر علماء محققین کی تصحیح ثبت ہے۔ اور نیز رسالہ **در منظم** تصنیف جناب مولوی محمد **عبد الحق** صاحب الہ آبادی مہاجر مکہ معظمہ اور رسالہ **منہج الاستقامہ** تصنیف جناب عمدۃ العلما **مسیح الدینخان محبوب نواز الدولہ مفتی اول دار القضا شہر حیدرآباد دکن** کافی ووافی ہے۔

---

[1] معیار المذہب مولوی شاہ علی عظیم صاحب عظیم آبادی کی تصنیف سے جو بزرگان واکابر صاحب رسالہ تائید المذہب سے ہین صاحب تائید المذہب کو انکی شرم ضرور چاہیے کہ العیاذ مع الایمان مدنہ معاذ اللہ حسب تقریرات نمبر ۵ وہ جناب مرحوم بھی مبتلا خودکشی وضلالت بلکہ خروج از اسلام ٹھہرائے جاوینگے ۱۲

از انجملہ فتنہ **تحقیر و توہین و سب و شتم و تہجین** حضرت **امیر معاویہ** و حضرت **عمرو بن عاص** رضی اللہ عنہما و دیگر **صحابہ شرکاء جمل و صفین** کا ہے کہ بعض **مدعیان سنیت** چند بے سرو پا روایات کی بنا پر اس فتنہ کے شیوع پر زور دیتے ہیں اور محققین اہلسنت نے جو حکم فضیلت تعظیم و تکریم و حرمت گستاخی و بے ادبی ہر صحابی رسول کا ثابت کیا ہے اوس سے دیدہ و دانستہ چشم پوشی کرتے ہیں بغرض دفع اس فتنہ کے مولوی **وکیل احمد** صاحب سکندر پوری اور مولوی **عبد القادر** صاحب بدایونی وغیرہ نے رسائل تالیف فرمائے ہیں۔

از انجملہ فتنہ **تعزیہ داری** کا ہے کہ اولا یہ فتنہ بطور رسم جاہلانہ شائع ہوا تھا۔ جسکے دفع کے واسطے حضرت جناب **شاہ عبد العزیز** صاحب وغیرہ نے اپنے فتاوی میں اس فعل شنیع کی حرمت اور اوسکے فاعلین کی ضلالت کو ظاہر فرمایا۔ باینہمہ ان ایام میں بعض حضرات نے جو نام کے مولوی اور صورت کے مشائخ بنتے ہیں اس فعل شنیع و حرکت قبیح کو اجل عبادات دینیہ و عظم شعائر اسلامیہ قرار دیا۔ لہذا ابطال جواز تعزیہ داری مروجہ میں مولوی **الطاف حسین** صاحب خیرآبادی وغیرہ نے رسائل شائع کیے۔

از انجملہ روافض تبرائیہ و غالیہ کے ساتھ **مناکحت** کا فتنہ ہے جو بہ بنا فتوای مجملہ بعض علماء رائج ہوکر موجب ہزاران فسادات دینیہ کا ہوتا ہے۔ لہذا **علماء کانپور** نے عدم جواز مناکحت کا فتوی[1] طبع کرا کر شائع و ذائع فرمایا۔

از انجملہ فتنہ **ملا امیر و ہالی کوٹھ والے** کا ہے جسکو انکا دعوی نزول جبرئیل علیہ السلام کا دعوے تھا وغیرہ ذلک من العقائد الفاسدہ اسکے دفع میں حضرت جناب **اخون عبد الغفور خان** صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بڑی کوشش فرمائی چنانچہ رسالہ **تحفائد المسلمین و**

---

[1] اس فتوی پر مولوی محمد علی صاحب ناظم ندوہ کی بھی مہر موجود ہے جسمیں باستدلال قرآن مجید مع فرقان حمید کے فقیہ سے میل جول کی مخالفت فرمائی ہے۔ ۱۲

علی

سیف المومنین پر (جسکو حضرت اخون صاحب علیہ الرحمۃ کے خلیفہ جناب احمد صاحب نے ملا امیر کی تکفیر مین شائع کیا) علماء ولایت وحرمین شریفین کی مہرین ثبت ہین اور وہ رسالہ مطبع حیدری واقع بمبئی مین مطبوع بھی ہوگیا ہے

از انجملہ فتنہ انکار تقلید کا ہے کہ باوجودیکہ غیر مقلدین زمانہ حال کو لیاقت اجتہادی سے کچھ بھی بہرہ نہین مگر مذہب حنیف حنفی کو اپنی منہ زوری سے مخالف قرآن وحدیث ٹھہرا کر عوام کے ایمان کا خون کرتے ہین اور آپکو اہل حدیث بتاتے ہین حالانکہ علماء سابقین نے مسئلہ وجوب تقلید اور نیز مذہب حنفی کے موافق قرآن وحدیث ہونے کو بخوبی ثابت کر دیا ہے۔ پس غیر مقلدین زمانہ حال کا مذہب حنفی کو مخالف قرآن وحدیث کہنا۔ اور آپکو اہلحدیث ظاہر کرنا سراسر جہالت وضلالت ہے حضرت شیخ مجدد الف ثانی مکتوبات مین فرماتے ہین سواد اعظم از اہل اسلام متابعان ابی حنیفہ اند وامام ابو حنیفہ در تقلید سنت از ہمہ پیش قدم ست واحادیث مرسل را ہم در رنگ احادیث مسند شایان متابعت میداند وبر رائی خود مقدم میدارد وہمچنین اقوال صحابہ کرام را برای خود مقدم میدارد ودیگران چنین اند مع ذلک مخالفان اورا صاحب رای میدانند۔ حق سبحانہ ایشانرا توفیق دہد کہ از رئیس اہل اسلام انکار نمایند وسواد اعظم اسلام را ایذا نہ دہند۔ یریدون ان یطفؤا نور اللہ بافواہہم الی قولہ پس سواد اعظم از اہل اسلام بزعم فاسد ایشان ضال ومبتدع باشند بلکہ از جرگہ اسلام بیرون بود این اعتقاد نکند مگر جاہلی کہ از جہل خود بیخبرست یا زندیقی کہ مقصودش ابطال شطر دین ست الخ ملخصا۔

اور یہ بھی حضرات کا ارشاد ہے کہ ہم مقلدون کو مقتضای احادیث پر عمل کرنے کی جرات نہین اور یہ بھی ارشاد ہے کہ اگر کسی گوید کہ ما علم بخلاف آن داریم گوئیم علم مقلد در اثبات حل وحرمت معتبر نیست درین باب ظن مجتہد معتبرست الخ اور یہ بھی حضرت کا ارشاد ہے کہ مقلدون کو خلاف رای مجتہد کے کتاب وسنت سے اخذ احکام کرنا جائز نہین الخ۔ باوجود ان

تحقیقات کو جب اس زمانہ موجودہ مین غیر مقلدین پرسانی کیڑون کیطرح اقطار و نواح ہند مین پھیل پڑے علماء دین نے رسائل کثیرہ تالیف فرمائے۔ بالخصوص رسائل مولفہ جناب مولوی عبد القادر صاحب مدرس مدرسہ ہگلی کلکتہ اور رسالہ جامع الشواہد مولفہ جناب مولانا مولوی محمد وصی احمد صاحب سورتی اور کتاب فتح المبین مولفہ جناب مولوی منصور علی صاحب مرادآبادی مدرس حیدرآباد جنپر اکابر علماء عرب و عجم کی تصدیقات ثبت ہین اثبات ضلالت و زندقہ غیر مقلدین زمانہ کے واسطے کافی ہین۔

ازانجملہ فتنہ فرقہ متصوفہ جہال زمانہ حال ہے کہ جنکی آڑ مین ہشیار کھیلا جاتا ہے ہین تصوف کے پردہ مین التزام احکام شرع اسلام کی قید عارفین کے واسطے ضروری نہین جانتے۔ اور بطور تمسخر و مذاق زمانہ کے علماء شریعت کی تجہیل و توہین شائع کرتے ہین چنانچہ اسی قسم کے ملحدانہ خیالات کتاب پیراہن یوسفی بشرح مثنوی شریف مین بھی مندرج کیے گئے ہین اسکے دفع کے واسطے فتوائے علماء رامپور شائع کیا گیا۔

ازانجملہ فتنہ فرقہ عرشیہ کا ہے جو حق سبحانہ کے واسطے ہاتھ پاؤن آنکھ کان۔ وغیرہ اعضا ثابت کرکے بمعاذ اللہ اللہ جل جلالہ کو عرش پر بیٹھا مانتے ہین۔ اور پھر کبھی عرش سے نیچے اوپر آنا۔ اور کبھی اوسکے اوپر چڑھ جانے کا اعتقاد رکھتے ہین اس فرقہ کی گمراہی ثابت کرنے کے واسطے جناب مولانا محمد سعید صاحب مفتی عدالت حیدرآباد نے رسالہ تنبیہ بالتنزیہ تالیف فرماکر حیدرآباد مین چھپوا دیا۔ کتاب مذکورہ مین اقوال و تحقیقات سلف سے اس فرقہ کی ضلالت بخوبی ثابت کر دیگئی ہے جسپر مولوی وکیل احمد صاحب

لہ من جملہ انکے جناب مفتی لطف اللہ صاحب صدر ندوہ و جج ہائیکورٹ حیدرآباد و مولوی محمد خلیفہ ناظم ندوہ و مولوی حبیب الرحمن صاحب حقانی ندوہ و میان خلیل الرحمن صاحب [illegible] ندوہ و دیگر ارکین ندوہ کی مہرین ثبت ہین [illegible] جنکا [illegible] یہ یا اسلام نصیب تھا۔ [illegible] روشنی مین بھی [illegible] دیکھتی اور اسلام کی [illegible] [illegible]

سکندپوری و دیگر علما کی مواہیر ثبت ہیں۔

ان فتنوں سے زیادہ مضرت رسان فتنہ **فتنۂ فرقہ نیچریہ** کا ہے کہ نیچریہ نے ادعای
اسلام و ظاہری کلمہ گوئی کی آڑ میں بہت عقائد اسلامیہ ضروریہ متعلق الٰہیات و نبوت و معاد کی تکذیب کا
حیلہ کیا مگر الحمد للہ کہ مولوی **علی بخش خان** صاحب بدایونی و دیگر **علمائے اہلسنت** نے
اس **فتنۂ دجالی** کے دفع میں رسائل کثیرہ شائع فرمائے اور **نور الانوار کانپور**
میں تفصیل تکفیر فرقہ نیچریہ کی تقریرات اکابر علمائے سابقین و حال سے بخوبی شائع ہوئی۔
اور نیز **علمائے حرمین شریفین** نے نیچریہ کی تکفیر میں فتوے ہی تحریر فرمایا جو مطبوع
ہوگیا ہے باینہمہ باوجود انکشاف حق کے مولوی **مہدی علیخان** صاحب نے
اپنے تقریرات مطبوعہ میں اصل نیچریت کو پھر شائع کیا۔ ان سب کے وساوس و اوہام باطلہ
کے ابطال میں حضرت مولانا **محمد اسمٰعیل** صاحب **مہری قاضی بمبئی** نے اپنی نفیس
تحریرات بمبئی میں طبع کرائیں۔

ان سب فتنوں کے علاوہ سر دست جس غربت و مصیبت کا سامنا ہمارے پاک مقدس مذہب کو
ہے۔ وہ نہایت حسرتناک حالت ہے۔ ملک غیر حکومت دوسروں کی۔ زمانہ قرب قیامت۔ ادھر نیچریہ شعبدہ
کہ ہر شخص مسلم کا جامہ پہنے نظر آتا ہے۔ خدا ہر دیکھیے مولویوں کے ڈھیر جہلات خیال کیجیے عالموں کی
پوٹین خدا کی پناہ۔ کوچہ کوچہ فاضلوں کی پکاریں مجتہدوں کی گھڑیاں موجود۔ اردو پڑھ سکتا شرط کوئی عربی
مسئلہ معلوم ہوا ہو **ضروریات مذہب** کو ماننے یا نہ ماننے فضلوا واضلوا
کا مصداق بنکر محقق علامہ ذاکر شاغل اہل الرائے سب کچھ بننے کو تیار۔ اور اگر علم ہیئت و دیگر
خیال کی مدد سے کسی پیشگوئیاں سیکھ لیں طوطا کیطرح میاں مٹھو بنگئے جدید نیچری محاورے سے
زبان زد کر لیے وہ تو **فخر رازی** کو سبق دینے پر آمادہ **امام غزالی** کو طفل مکتب بتانے
پر مستعد اور اگر قسمت سے ٹوٹی پھوٹی شاعری کا بھی کچھ **مذاق** حاصل ہے پھر تو مذہب کے
حق میں تیر چھری اور خنجر سنانی سے کم نہیں جس عقیدہ کو چاہا خون کر دیا جس مسئلہ کو چاہا

پہاڑ دکھایا۔ اور اگر اسپر بھی ترقی منظور ہوئی تو تھوڑی سی انگریزی پڑھ لی۔ پھر تو کچھ پوچھنا ہی نہین
جن اصول اسلام و اصول مذہب اہلسنت کو چاہین آپ بمقتضای مصلحت زمانہ تبدیل فرمادین
باقی اخبار کی اڈیٹری نامہ نگاری برابر تو علم و فضل کمال و عقل حمایت اسلام کی کوئی دلیل ہی نہین
ان اسباب کے اجتماع سے ایک فتنہ جدید برپا ہوا جلسہ ندوۃ العلما مین نیچریہ و وہابیہ
شیعہ کے ارکان جلسہ بنانیکی غرض سے اکابر ندوہ نے برخلاف تحقیقات سابقہ
علما و اکابر اہلسنت دعاوی فاسدہ متناقضہ و عقائد کاسدہ باطلہ متہافتہ کا اختراع
کیا۔ اور بیانات طویلہ و رسائل متفرقہ ملک مین اونکی شہرت کی جسکا محصل یہ ہے کہ بندہ جس
بات کو دیانۃً خدا کا حکم سمجھے اوسکو بخوشی قبول کرے بس اسلام کی حقیقت یہی ہے جملہ کلمہ گویان
اسلام گو عقیدہ اور مذہب کچھ بھی رکھین سب حق پر ہین سب راہ راست پر ہین خدا سب فرقون سے
راضی ہے سب کو ایک نظر سے دیکھتا ہے۔ ہر شخص اپنی سمجھ پر مکلف ہے پس کسی کلمہ گو کو اپنے
اعتقاد کے خلاف سے گمراہ و بدعتی کہنا خود گمراہی ہے۔ چہ جائیکہ کافر کہنا۔ کیونکہ ایمان کے
واسطے فقط کلمہ شہادت کافی ہے۔ البتہ کلمہ گویون مین سیکڑون فرقے مین جو زیادہ متقی ہے وہی
خدا کے نزدیک زیادہ مرتبہ والا ہے باشد کوئی مذہب والا کیون نہون۔ جملہ فرقون کے
باہم مذہب چاہے جو ہون اتحاد و وداد فرض مذہبی بات پر کسی سے بغض و رنج رکھنا خلاف اسلام
ہے اور اگر ایسا نہین تو ایمان ندارد نماز روزہ عبث لہذا ضرور ہے کہ جملہ فرق و مذاہب کلمہ
گویان سے ردو کد کا صیغہ بالکل اڑا دیا جائے۔ رد و قدح کا ان سے دور ہو۔ آپنے اپنے
مذہبی دعاوی کا سب کو واپس لینا اور مناظرہ یک قلم موقوف کرنا نہایت ضروری ہے
سنی شیعہ مقلد غیر مقلد قطعیات مین سب متفق ہین اون کے اصول و عقاید ایک ہین۔
صرف فروع مین فرق ہے۔ پھر اسکے باہم یہ جھگڑا اور تو تو مین مین سب بیجا ہے تاانکہ عقائد
و مسائل اختلافیہ کے سوالات کے جواب دینے سے بھی قواعد و ضوابط ندوہ مین سکوت لازمی
قرار دیا گیا۔ علی ہذا القیاس ایسی ہی باطل خیالات تحریراً و تقریراً ندوہ سے شائع

کیے گیے چونکہ یہ تحریرات وتقریرات مذہب اہلسنت کو عین نہایت حضرت رسالت ثابت تھین لہذا بہت علماء مشہورین نے اولاً تقریراً وثانیاً تحریراً بکمال عاجزی درستی اصلاح مفاسد ندوہ کی بلیغ کوشش فرمائی چنانچہ تحریرات مولانا مولوی سید نذیر احسن صاحب فتحپوری جناب مولانا مولوی سید ابو سعید صاحب نقشبندی خلیفہ اعظم حضرت جناب مولانا شاہ فضل الرحمان صاحب رحمۃ اللہ علیہ واستاد مولوی محمد علیصاحب ناظم ندوہ جناب مولوی قاضی عبد الوحید صاحب رئیس پٹنہ جناب مولوی شاہ محمد ابراہیم صاحب مدراسی جناب مولانا مولوی نذیر احمد خان صاحب رامپوری جناب مولوی محمد ابراہیم صاحب مولوی جناب مولانا مولوی احمد رضا خان صاحب بریلوی جناب مولوی قاضی محمد لطف اللہ صاحب خلف جناب مولانا مفتی محمد سعد اللہ صاحب قاضی رامپور عرف مصطفیٰ آباد جناب مولوی محمد قاسم علی صاحب خلف جناب مولوی محمد عالم علی صاحب محدث مرادآبادی وغیرہم کی تحریرات حیدرآباد و مدراس و الہ آباد و پٹنہ و کانپور و دہلی و بریلی و بمبئی و دیگر بلاد مین مطبوع ہوکر شائع ہو چکین جس سے عوام اہلسنت کو معتد بہ نفع حاصل ہوا۔ یعنی فتنہ اتحاد ولزوم اتحاد و وداد اہل ضلالت کے ہلاک چنگل سے (جو حاصل منشاء ندوہ ایجاد کا ہے) چھٹ گئے اور بچ گیے۔ بلکہ بحمد اللہ تعالے بہت اکابر منتظمین شرکاء ندوہ نے بھی بتوفیق ایزدی امر حق کو علی الاعلان ظاہر فرما دیا فجزاہم اللہ تعالے خیرا مگر افسوس کہ بعض دیگر حضرات ندوہ کو باوجود ظہور حق صریح کے اخفاء واظہار حق مین جابجا امنگ ہے کہ اب تک رسائل مہملہ ہضبا مین مختلفہ متناقضہ بنام نہاد جواب چھپوا کر شائع کرتے ہین اور اموال مسلمین ضائع کرنے مین دریغ نہین فرماتے ہین اور عامی طبائع کی دھوکہ دہی سے باز نہین آتے مذہب اہلسنت مین رخنہ اندازی کی نئی نئی راہین نکالتے ہین بلکہ ندوہ نے رسالہ بازی سخت حرام ٹھہرائی مگر

تو حمایت مذہب اہلسنت مین رسائل لکھنا حرام تھا۔ ندوہ کی حمایت مین رسالہ بازی
تو فرض عظیم ہے۔ جناب مولانا مولوی شاہ محمد عبد القادر صاحب بدایونی نے
بغرض اصلاح مفاسد ندوہ بتوسط حکیم اشفاق حسین صاحب رکن
اعظم ندوہ اراکین ندوہ کی خدمات مین ایک تحریر ارسال فرمائی تھی جسمین
جناب مولانا موصوف ذکیقدر نے تفصیل ہے کے ساتھ ان امور کو ظاہر کر دیا تھا کہ ندوہ کا مقصد یہ ہے
کہ ہر کلمہ گو اگرچہ کچھ بھی عقیدہ رکھتا ہو وہ ہمارا دینی بھائی ہے۔ اون سے جھگڑا رکھنا
ناروا ہے اونکا دفع مطاعن اونکا رد و قدح فساد بیجا اور محض نفسانیت ہے۔ روافض و غیر مقلدین
وغیرہم کا رد و طرد نری سرپھٹول ہے۔ مقلد غیر مقلد کا اختلاف تو ایسا ہے جیسا حنفی
شافعی مالکی حنبلی مین اختلاف ہی۔ اور ایسے جھگڑے بجز آمیزش نفس کے اور کسی بات سے
معلوم نہین ہوتے۔ حنفی۔ شافعی۔ مالکی۔ حنبلی کے باہم ایسا اختلاف عقاید ہے کہ اوسکی رو سے
اونکے باہم اسلامی شرکت بھی نہین رہ سکتی۔ اہل اسلام ہند سے سب گناہ معاف ہو سکتے
ہین لیکن نااتفاقی کا گناہ معاف نہوگا۔ ندوہ کا محکمہ افتا ہر سوال کا جواب دیگا۔ خواہ وہ سوال
متعلق اہل فقہ ہون۔ یا عقاید اسلامیہ مگر مسائل نزاعیہ کا جواب نہ دیگا۔ جناب مولانا
موصوف نے ان اقوال فاسدہ کے رد مین جناب شاہ عبد العزیز صاحب و حضرت شیخ مجدد
الف ثانی صاحب بلکہ خود مولوی محمد علی صاحب ناظم و مفتی لطف اللہ
صاحب صدر ندوہ و دیگر اراکین ندوہ کی تحقیقات سابقہ پیش فرماکر
ختم تحریر صاف لفظون مین لکھدیا تھا کہ اگر اصلاح جملہ حالات و خیالات موجودہ کی موجب
مذہب اہلسنت کے اعلان بذریعہ اشتہار کے ساتھ ناظم صاحب و دیگر اراکین کیجانب سے طبع فرما
دیجاویگی تو مین بھی بحکم الا انشاء اللہ حاضری جلسہ کا ارادہ کرونگا۔ اور خدمت کفش برداری
علماء کرام اہلسنت کو اپنا فخر جانونگا۔
اگرچہ اسکا جواب صدر صاحب و ناظم صاحب کے ذمہ ضروری تھا لیکن انہون نے

کچھ شرم وحیا دامنگیر ہوئی یا کسی اور باعث سے نہ جناب ناظم صاحب کی منہ سے ابتک گھونگٹ اوٹھا۔ نہ جناب صدر صاحب کی چپ ٹوٹی۔ مگر واہ رے بہادر مولوی عبد الحق حقانی کہ دیدۂ بصیرت وچشم بصارت پر پٹی باندھکر بنام نہاد جواب تحریر سامی ایک ورق تحریر مسمیٰ بہ اعلام چھاپ دی جسکا ماحصل صرف یہی ہے کہ اگر مولوی عبد القادر صاحب کا اعتراض درست تھی تو ندوہ مین شریک ہوکر کیون نہ بیان کیے۔ ہم روافض ووہابی ونیچریہ کے نہ کلمات کفر وفسق پر راضی ہوے۔ نہ اون کے جواب دینے سے ہم قلم توڑ بیٹھے۔ شیعہ کی جانب ہی صحابہ کرام کی ہجو مین جو رسالے شائع ہوتے ہین اونکا باعث علماء اہلسنت ہین۔ ندوہ مین جو بیانات پڑھے گیے اون سب کی بخوبی جانچ پڑتال کرلیگئی ہے۔ شیعہ وغیرہ جسقدر فرق اسلام ہین اگرچہ الزاما۔ اونکی تکفیر بجاہی ہے مگر فی الحقیقت اونکو التزام کفر نہین۔ اگر روئداد لکھنو کی تہذیب کچھ اعتراض ہے تو بہیجیے مین قسم کھینچے دیتا ہون۔ اگرچہ اہل علم کی نصف نگاہ مین ایسے رسالہ کی کوئی وقعت نہین ہوسکتی تھی مگر عوام کی محافظت ضروری سمجھکر مولانا مولوی حکیم محمد عبد القیوم صاحب نے رسالہ سطوہ تالیف فرماکر اطراف ہندوستان مین شائع فرمایا۔ مولوی حقانی صاحب کی جرأت سے ضرور خیال تھا کہ چپ نہ بیٹھینگے مگر اونکو بھی بفضلہ تعالے اسوقت تک اوسکے جواب کی توفیق نہوئی۔

آخر بمصداق اذا لم تستحی فاصنع ما شئت سطوہ کے جواب سے جان چراکر حسب فرمایش بدر الدین صاحب نور (جو بمبئی کے ایک نوجوان انگریزی تعلیم یافتہ امیرزادہ مین) ایک رسالہ اتمام الحجت چھاپا گیا۔ اگرچہ رسالہ مذکور مین عوام کالانعام وبانیابی لوگون کو اپنے دام تزویر مین پھانسنے کی چالاکیون سے کام لیا گیا ہے۔ مگر اسقدر صاف طور پر اوسمین تسلیم کرلیا کہ غیر مقلد ضرور داخل اہلسنت ہین ہمکو زیادہ افسوس یہ ہے کہ جناب نور صاحب مولوی حقانی صاحب کی پایہ مدہون رسالہ تو چھپوا بیٹھے۔ مگر یہ نہ سمجھے کہ کیا کرتے ہین۔ اگر خود سمجھ نہ تھی تو علماء کرام بمبئی واطراف بمبئی جناب مولانا مولوی حبیب اللہ صاحب مدرس مسجد جامع بمبئی۔

(جو آج تمام علماء بمبئی و اطراف بمبئی کے پیشوا مسلم ہین) اور جناب مولانا قاضی محمد اسمٰعیل
صاحب مہری وغیرہا سے دریافت حال ضرور تھا۔ خیر اسے بھی رہنے دیجیے اپنے کیے کی شرم تو ضروری
تھی یہی خیال کیا ہوتا کہ یہی قمر صاحب رسالہ بوارق لامعہ تصنیف جناب مولانا نذیر
احمد خان صاحب مدرس مدرسہ طیبہ احمد آباد گجرات صدہا روپیہ کے
صرف سے طبع کرا کر للہ فی اللہ تقسیم کر چکے ہین جسمین وہابیہ کی گمراہی بلکہ تکفیر تحقیق فرمائی
گئی ہے پس کیا اچھا ہوتا جو قمر صاحب ان ہی مولانا نذیر احمد خان صاحب
سے اصل حال دریافت فرما لیتے۔ غرضکہ کمال حق پوشی اور ناحق کوشی کے ساتھ وہ رسالہ شائع
ہوا جسکے جواب مین جناب سید احمد علی حسنی حسینی قادری جیلانی حیدرآبادی کیطرف سے رسالہ زعم
جہلہ شائع ہوا خیال تھا کہ اب ناظم صاحب اپنی کرتوتون سے دست بردار ہو کر اصلاح مفاسد کیطرف
متوجہ ہو جائین کیونکہ صاحب رسالہ زعم جہلہ نے ندوہ کی مخالفت
شیخ مجدد صاحب و جناب شاہ عبد العزیز صاحب کی تحقیقات سے
بھی بخوبی ثابت کر دکھائی ہے۔ مگر یہ خیال صحیح نہ نکلا۔ اور نہ ابتک اوسکا جواب مرحمت ہوا
بعد مدت سوجھی تو یہ کہ مرزا حیرت دہلوی کے نام سے بفرمایش بدر الدین صاحب
قمر پھر ایک رسالہ بمبئی مین چھپا پا گیا جسکو ندویہ شرح مقاصد ندوہ کے
نام سے تقسیم کرتے ہین اگرچہ مرزا صاحب کی استعداد علمی سے تو ہم بخوبی واقف
ہین مگر افسوس و حیرت یہ ہے کہ خوشامد یا لالچ سے حیا کو کیون خیر باد کہہ بیٹھے کہ خود بدولت
کل تک کس زور و شور سے اپنی لیاقت شاعری کو ہجو و تحقیر و تضلیل و تکفیر نیچریہ مین خرچ
کرتے تھے۔ اور آج کس صفائی اور آزادی کے ساتھ نیچریہ کو اہلسنت جیسا بتاتے
ہین۔ اس مقام پر اولاً ہم حصہ مسدس حیرت (جو دہلی مطبع فیض عام مین چھپا ہے)
بطور خلاصہ کچھ نثر دیباچہ اور کچھ نظم مسدس بہدیہ ناظرین کرتے ہین۔

ملخص دیباچہ حصہ سوم مسدس

ای دین محمدی کے دم بھرنے والو آجکل تم خوب دیکھ رہے ہوگے کہ تمہارے سچے دین پر مخالفین
کس زور شور سے حملہ کر رہے ہین۔ لیکن تم سب شکر خدا تعالی ادا کرو کہ اسلام کی
طرف سے دندان شکن جواب ملتے ہین۔ یہ تو سب تھا ہی لیکن ایک طرفہ ماجرا ہوا کہ ایک
اور مذہب فرقہ اسلام سے نکلکر نمودار ہوا۔ اور یہ اعلان دیا۔ کہ مذہب ہمارا سچا ہے
قرآن کو ابتک کوئی نہین سمجھا تھا۔ مفسر مجتہد سب ہی تکی ہانکتے ہین۔ لیکن اللہ کا بڑا شکر
ہوا کہ اس فرقہ ملعون کا موجد فضل الہی طامع۔ حریص جاہل مطلق
کج فہم ہے اگر خدانخواستہ ذرا بھی علم بھی رکھتا ہوتا تو حقیقت مین دین خدا مین کچھ رخنہ اندازی
کر سکتا۔ مگر اپنے کام مین سدا ناکام رہا۔ تم سمجھتے ہو فقط خدا کی پھٹکار ہے کہ پچیس کرور آدمی
لعنت پکار رہے ہین اور اوس پر طرہ یہ ہوا کہ جو حضرت ڈر ہاکن ہین وہ اون سے
بھی بڑھ کر جاہل پر جو اون کے مقلد ہین اونکا کچھ کہنا ہی نہین مین نے قریب ایک
سال سے اپنے وقت کا کچھ حصہ ان صاحبان کی خدمت مین وقف کر دیا ہے جس سے مجھے
خدا تعالی سے امید کامل ہے کہ اپنے مقصد پر کامیاب ہون۔ اول مین نے حالی کا
رد جو سرغنہ عام نیچریون کا ہے کیا جسکا جی چاہے میرے اور حالی کی تحقیقات کا مقابلہ کر لے
کہ مین نے اپنی عمر عزیز کی کل بائیس برس کی عمر مین کتنی معقول معقول کتابین لکھی ہین۔ اور یہ باوجودیکہ
وہ رسالہ مین تین چار ہی سے بہر بہر مین ہے۔ جی تو چاہتا تھا کہ جو کچھ ایک ایک بند مین غلطیان
ہین وہ ہدیہ ناظرین کرون۔ مگر خیال طول نے باز رکھا لیکن تاہم مسدس کا کوئی بند
سلامت نہین چھوڑا اسپر قرآن و حدیث سے اعتراض کیے ہین۔ چوتھے حصہ کو سید
احمد خان کی تفسیر کے رد کے بعد لکھونگا۔ اللہ میری مدد کرے۔ اور اسلام
میرا معاون ہے۔ الخ ملخصا۔

نہ خورشید اسلام ہے ہم مین تابان
الا ای دین خدا رکھنے والو
یہ آزادیان تمنے نیچر کی دیکھین
خدا ہم کو اس سے بچاوے پیارو
حدیث نبی کو جو جھٹلاتا آیا
مسلمان کیسا بھلا کون اوسکو
نبی کو جو چشم حقارت سے دیکھے
نہ کیون نام پڑا اوسکے نیچر آ
کرے جو کہ توہین دین الٰہی
نہین رکھتا اگر اسکی وہ شخص قدرت
پیرا اوسمین کہتا ہے پھر فرض اوسپر
یہان ہو گیا آگے کا ذرہ دیکھو
جو دشمن خدا سے رسول امین ہے
ہمین فرض ہے دیکھین اوسپر تبرا
شیاطین کو موہوم سے بتایا
کہ قائل نہ جنت نہ دوزخ کا ہو
وضع سے جواب سید خدا دانی
اگر دیکھنی کان کفر جلی ہو

مگر پھر بھی ہے ورد نام محمد
بزرگون کی اپنی حیا رکھنے والو
بڑھیگی بھلا کفر کی اس سے کیا لی
ہمیشہ ہی تم اوس سے پرہیز رکھو
فقیہونکو کورا جو ملانا سمجھا
عذر رکھتے ہو پھر تو تم اوسکو سمجھو
صحابہ کو جنگل کا وحشی جو سمجھے
کہ مذہب مین ہو جسکے یہ کچھ میسر
جواب اوسکا تلوار سے دو بخوبی
تو لازم ہے پھر دین پاکو وہ چھوڑ دے
برا جو کہ کھوے نہ دلمین بچا اوسکو
غضب ہے غرض اب کبھی کچھ نہ پھیرا
تو پھر حق مین کیا اوسکے اوترا نہین ہے
مکذب ہی جو اوس رسول خدا کا
بہشت اور دوزخ کو جسنے مٹایا
نہ عقبے نہ روز قیامت کا ہووے
نہ شرم و حیا ہے نہ عزت کسیکی
کہ عالم مین بس نسل اپنے وہی ہو
کہ ہے کفر اب جسکا عالم مین سارے

سدا اوسنے ہو کام کا محمد
بہت شوخیان تمنے نیچری کی دیکھیں
نہ ہر گز کفر سے بس زیادہ کیا ستم
خلاف قرآن جسنے رستہ نکالا
اوڑایا محدث مفسر یہ ٹھٹھا
خدا کی جو قدرت کو محدود سمجھے
جو نیچر کے طریقون پہ ٹھٹھا اوڑائے
حدیث بخاری بھی ہو شاہد اسکی
نیچر سے جو رکھتا ہو قدرت زیادہ اسکی
تو پھر آخری درجہ دل سے ہے اسپر
تو پھر اوسکے ایمان کو تم ہی سمجھو
مکذب بھلا جو کہ دین متین ہے
کہ وہ بس خدا کا صدق مبین ہے
فرشتون کا عالم کسی نے اوڑایا
یہ قانون ناحق کا کسنے جمایا
مسلمانی کی کیا یہی ہے نشانی
نہ الفت نہ ہے کچھ مروت تسلی
تو سید کی تفسیر قرآن ہے جا

سچ تو یہ ہے کہ ہدایت و ضلالت دونون خدا کیطرف سے ہین انسانی قلب کی ڈور اوسی کے زبردست قوتین سے ہے۔ بل تک مرزا حیرت صاحب کو تکفیر و تضلیل نیچریہ مین مسئلہ تھا فرق باطلہ کی رد کر جماعت

اسلام سمجھتے تھے یا آج دنیاوی لالچ پلاؤ قورمہ کی حرص ندوہ کی طرفداری مین اپنے
اگلے پیچھے لکھا چیان نہ مانا نیچریہ کو مسلمان اور اپنا مذہبی بھائی اور ان کے اختلاف کو
فروعی اختلاف ٹھہرا دیا۔

اسوقت ہمارے ملاحظہ مین کتاب مقاصد ندوۃ العلما مولفہ مرزا
حیرت دہلوی ہے ہم دیکھتے ہین کہ جناب مرزا صاحب نے اس معرکہ
علمیہ مین دخل در معقول کیا دیا ہے کہ جو ہوشمند ہو اس کو جواب دینے بیٹھے ہین مختصر تحریر
مین وہ گل ادہ کھلاتے ہین کہ باید و شاید [illegible] تم کیسی بیہودہ قصہ کی چرچی ہے کہ سمجھ کا ذرا نام باقی
نہین رہتی ترنگ ندویت کی اور امنگ مین جو چاہا لکھدیا اور حیرت بالاے حیرت
ارکین ندوہ جنہین سب مرزا حیرت سے ہی نہین بڑھے ہیں پر اسنے تجربکار نوجوان
طرار۔ ہوشیار۔ لکھے پڑھے بھی ہین اور پھر ایسون کے بیانات کو ندوہ کا باعث فروغ
سمجھکر جلوہیت کے ساتھ پبلک کے سامنے پیش کرتے ہین۔ اور اپنے ہاتھ سے تقسیم و شائع فرماتے
ہین مگر غور کرنے سے معلوم ہوا کہ حیرت و پرت سب [illegible] کمال ایمانی کی کھلی دلیل فہم و
حیلہ ہے جب وہی نہین پھر شرم غیرت چہ کتی ست کہ پیش مردان بیاید

معزز حضرات اگرچہ رسالہ شرح مقاصد کا سراپا ہذیان بیان لائق جواب تھا نہ
اوسکا مصنف قابل خطاب۔ مگر معلوم ہوا کہ اوسی بہت ارکین ندوہ کمال فخر خفیفی کے
ساتھ بریلی و بمبئی و دیگر بلاد مین تقسیم کرتے ہین بعض وقت [illegible] بعض جاہلون
سادہ دل پر اشتباہی حالت پیدا ہوسکتی ہے۔ لہذا ہم اس اشتباہ کے دفع اور ہدایت عوام
کے واسطے نہایت اختصار کے ساتھ مرزا جی کی قلعی کھولتے ہین۔

حیرت یار کا جلوہ دکھائین ہم اوسے آئینہ کلیت منظور ہے کیا پھر [illegible] دکھائے پھر دیکھئے حیرت
قطع نظر اس سے کہ کل مرزا جی سنت ترے علاء [illegible] کا گلا کاٹنے پر مستعد اور معترض تھے کہ نعت
کیون نہ لکھی اور آج تقلید و پیروی فرقہ [illegible] کی نگاہ بہین حمد و نعت کی

کچھ وقعت نہیں مگر یہ حالت کسقدر افسوسناک اور تعجب انگیز ہے کہ مقاصد ندوہ کا آغاز کس الحاد
و ضلالت آمیز بیان سے کیا گیا۔ اور ستم بالائے ستم یہ کہ اس شعر کو اسکے
کہ اس درجہ کا عظیم البرکت متصور فرمایا کہ بسم اللہ پر مقدم کر دیا۔ وہ کون فرد بشر خدا کو ایک اور اسکے پیارے
حبیب کو ماننے والا ہے جو اس شعر پر غوایت کو خلاف دین و ایمان یقین نہ کریگا۔
جسمین صاف و صریح طور پر نہایت وضاحت کے ساتھ تجلی الٰہی اور حضرت سیدنا کلیم اللہ
علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بکمال گستاخی و اہانت کیگئی۔ پھر اوسکو بنام نہاد مقاصد ندوۃ العلما
شائع کرنا اگر وسوسہ شیطانی نہ کہا جائے تو اور کیا ہے ہمکو یہ حیرت نہیں کہ مرزا
حیرت سے ایسا کیون صادر ہوا افسوس یہ ہے کہ اراکین ندوہ
اوسکو عوام مین بڑے تفاخر کے ساتھ شائع کرتے ہین خدا معلوم کہ اصحاب و ارباب
ندوہ کی سمجھ پر ایسے پتھر کیون پڑ گئے ہین کہ مضمون الشعراء یتبعہم الغاوٗن سے دیدہ و دانستہ
منھ پھیر لیا ہے کیا اراکین ندوہ خدا کو پہچان کر اوسکے پیارے رسول کو مانکر ثابت کر سکتے
ہین کہ مضمون شعر محض غوایت نہین ہے۔ ہرگز نہین ضرور غوایت ہے ضرور۔ حسرت
یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ مسلمانون کو کسنے تباہ کیا۔ اور کون کون سے اسباب مسلمانون کی تباہی کا باعث

ہوئے۔ نہایت افسوس و حسرت سے یہ جواب دیا جاتا ہے کہ مسلمانون کو مسلمانون نے تباہ کیا۔ اور یہی

باہمی نااتفاقی اونکی تباہی کا باعث ہو گئی۔ الخ ہدایت مرزا جی تک بندی شاعری نامہ نگاری
ناولسٹی اور شے ہے۔ اسلام و اہل اسلام کے متعلق کوئی صحیح رائے قائم کرنا دوسری
چیز ہے۔ ہر کسی را بہر کاری ساختند۔ بلکل فرضی خیال جب ہے باغ کی آپ کو ہوا بھی نہ لگی آپ
جانتے ہی نہین کہ اوسکی دلکشا بہار کا کیا عالم ہے۔ پھر اس صنعت کی کاوش سے کیا حاصل
مرزا جی جب بات چھڑی ہے تو اصل داستان بھی سن لیجیے۔ مدعیان
اسلام کی نااتفاقی کوئی غیر متوقع خیال نہین ہو سکتا مخبر صادق کی
خبر بھی بھلا کیونکر جھوٹ ہو سکتی تھی۔ جو کہا تھا وہی ہوا۔ اور ہوتا ہے اور ہوگا۔ [illegible]

محالات ہوان حسب ارشاد واجب الاثبات و اذا ظہرت البدع فلیظہر العالم علمہ فان لم یفعل فعلیہ لعنۃ اللہ والملئکۃ والناس اجمعین۔ ازانجا کہ الساکت عن الحق شیطان اخرس ہے ائمہ دین اور الاسلام نے بزور سیف و سنان اور دیگر اہل علم نے بذریعہ لسان و بیان احقاق حق و ابطال باطل مین ہمیشہ بلیغ کوشش فرمائی۔ ان حضرات مین بہت سے ایسے تھے کہ قید یابی اور جلا اونکو نصیب ہوا اور بہتیرے اونمین شہادت فی سبیل اللہ سے کامیاب ہوئے۔ یہ ہمارا مجرد دعوے نہین جسکی دلیل ہمارے پاس نہو۔ دیکھیے کہ عہد خلافت حضرت افضل العارفین و اول المصلین امیر المومنین جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ مین ایک فرقہ جو آپکو مسلمان کہتا تھا کلمہ کا قائل تھا صرف انکار فرضیت زکوۃ کی بنا پر مرتد کافر ٹھہرا کر قتل کیا گیا۔ علی ہذا القیاس زمانہ خلافت خاتم الخلفا امیر المومنین سیدنا علی مرتضی کرم اللہ وجہہ مین خوارج ہوئے حضرت مولی نے حسب پیشین گوئی و ارشاد مبارک جناب سرور رسالت روحی فداہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اونکو گمراہ و بدمذہب جانکر قتل کیا۔ اونکی نمازی اور کلمہ گو ہونے پر اونکو شتر بے مہار بنا کر نہ چھوڑ دیا۔ بلکہ نوبت باینجا رسید کہ حسب خبر مخبر صادق اونھین شرار نابکار کے ہاتھ سے شہادت پائی۔ پس یہ امر ہرگز زوال قوت اسلامیہ اور مسلمانوں کی تباہی کا باعث نہین ہوا۔ البتہ جس پچھلی صدی سے حکام مسلمین و اہل علم نے دفع مفاسد فرق ضالہ مین وہن و سستی امر بالمعروف و نہی عن المنکر مین کوتاہی و سہل انگاری اختیار کی اہل اسلام کو تباہی و بربادی نے گھیر لیا مگر پھر بھی یہ امر نہایت مغتنمات سے تھا کہ علما اہلسنت شکر اللہ سعیہم فرق ضالہ کے ابطال ضلالت اور ان کے مفاسد کے دفع مین تھوڑی بہت کوشش کیے چلے جاتے تھے اب علما ندوہ کے سر مین یہ خیال سمایا۔ اور اسنے اس خاص اختراع پر نازاں ہے کہ سب فرق کلمہ گویان اسلام سے خارج نہین ہے کسی سے بغض رکھنا اسکو برا جتنی سمجھنا۔ کسیکا رد لکھنا خلاف اسلام ہے

حضرات ناظرین عظام یہ بھی سمجھ لین کہ ندوہ کا اسلام تو

سرسید کے اسلام پر بھی فوق لیگیا سرسید کے ساختہ اسلام
مین معجزات کا اصلا انکار تھا جنت و دوزخ کو بیعنی سمجھا جن و فرشتہ کا وجود کا بھی قائل محل ایمان نہ تھا
اگرچہ اصول تو ندوہ کے بھی وہی ہین لیکن مصداق طرفہ شاگرد ہو کہ میکوید سبق استاد بہا
اتنی اور بہتری ہوئی کہ قرآن سے نے تغیر و تحریف کے قائل ہونے سے
ایمان نجائے غیر نبی کو نبی سے افضل بتانے پر ایمان نہ جائے انبیاء کرام پر لغویت
کے تہمت دھرنے سے ایمان نہ جائے جنت و دوزخ وغیرہ کے انکار سے ایمان نہ جائے
مگر مبتدع کو مبتدع ضال کو ضال کہدیا یا ندوہ سے اصلاح مفاسد ندوہ کی درخواست
کی پھر ایمان کہان نعوذ باللہ من تلک الہذیانات۔

حیرت چند قومی ہمدرد علما نے ایک جلسہ قرار دیا ہے جسے ندوۃ العلماء کہتے
ہین جہانتک اس ندوہ کے اغراض و اصول پر غور کیا جاتا ہے کوئی بات بھی ایسی نہین پائی
جاتی جس سے خفیف سا بھی شبہہ اس بات کا ہو کہ اس سے قوم کو کچھ نقصان پہونچیگا جو صاحب
خواہ مخواہ اسکی مخالفت پر آمادہ ہین اون سے کے مذہبی یا ملکی یا روحانی حقوق زبردستی غصب
کر لیے جاوینگے الہدایت مرزا صاحب بہت سے
مرزا منشی اچھے نہین ہوتے۔ خدا نے آنکھین دی ہین دیکھو۔ کان دیے ہین سنو۔ دماغ
دیا ہے سمجھو کہ ندوہ کی تقاریر و بیانات پر غور کرنے سے بداہۃً و یقیناً یہ بات صاف
ظاہر ہوتی ہے کہ اگر ندوہ کو علے حالہا رکھکر مفاسد موجودہ کی اصلاح نہ کیجاتے اور شتر
بے مہار بناکر اوسکو چھوڑ بیٹھین تو اوس سے مذہب اہلسنت کو
ضرور نقصان عظیم اور شدید مضرت پہونچیگی - اور حقوق مذہبی اہلسنت ضرور زبردستی غصب کیے جاتے
ہین اور شب و روز اوسیکی فکر ادھر سے

کون سنی انکار کر سکتا ہے کہ وہ کلمہ گویان اسلام جو ضروریات دین کے منکر
ہین اونکو کافر جاننا۔ وہ کلمہ گویان اسلام خود انکے عقائد و مسائل اجماعیہ اہلسنت کے منکر ہین
اونکو گمراہ و ضال ہی کہنا مبتدعین کی اہانت مبتدعین سے بغض رکھنا فرض

مذہب اہلسنت کا بہت بڑا حق ہے جسکا خدانخواستہ زائل ہوجانا
ایک سخت غلطی کو کھو بیٹھنا ہے ندوہ زبردستی آپ کو سنی ٹھہرا کر اس شرعی
غصب پر زور لگاتا ہے۔ کسی کلمہ گو کی اہانت۔ کسی کلمہ گو سے بغض رکھنے کو
موجب سلب ایمان و مستلزم مخالفت اسلام ٹھہراتا ہے۔ اور پھر بھی عوام کے بھلاوے کو
اپنی سنیت کا اقرار ہے مرزا صاحب خیر ہم آپ کو معذور ہی سمجھے
لیتے ہیں آپ کے نزدیک ایسے حقوق کسی شمار میں نہ سہی مگر اہل مذہب
سے دستے تو پوچھئے کہ انکا پیارا مذہب اون کے سچے مذہب کے حقوق انکو
کسقدر عزیز ہیں۔ پھر اس سے بڑھکر اور کونسا حق غصب ہوگا۔

حیرت ہمارا بحیثیت ایک مسلمان ہونے کے یہ فرض ہے کہ ہم پاک اور صاف
دل سے ندوہ میں حاضر ہوں اور نہایت خوش اسلوبی اور نرم زبانی سے اپنے
خیالات کا اظہار اہل جلسہ پر کریں وہاں سیکڑوں بلکہ ہزاروں آدمی ہوتے ہیں
وہ نہایت خوشی سے سنینگے۔ اور جو اعتراض قابل تسلیم ہونگے اونھیں تسلیم کرینگے
اور قابل تردید کے تردید ہوگی الخ۔

ہدایت مرزا جی جب قلم آپ کے اختیار میں ہے پھر جس فرض اسلامی
کو چاہئے اوسپر قلم پھیر دیجئے اور جدھر نفس کا میلان ہو اوسیکو فرض ٹھہرا لیجئے
لیکن آپ یا آپکے ندوہ کی سمجھ سے حضرات اہلسنت ہرگز متبع نہیں
ہوسکتے۔ بیشک بحیثیت مسلمان ہونیکے ہر سنی عالم پر اسقدر ضرور فرض ہے
کہ مذہب اہلسنت وجماعت کی حقیت اور مذاہب باطلہ کی گمراہی کا
اعلان تحریراً و تقریراً کردے۔ باقی ایسے جلسہ کی شرکت کو فرض بتانا جہاں
چند حیلے بہانے مسائل فاسدہ کا اعلان کریں۔ اور دوسروں پر حسب ضوابط جلسہ سکوت
لازم کیا جاسکے ماراکین کی بغیر اجازت کوئی دم نہ مار سکے اوسکو کون سنی گمراہی نہ

مرزاجی زیادہ بلند پروازی بھی ٹھیک نہین آپتو بڑی بات لکھتے ہین فرض بتاتے ہین
لیکن **مذہب اہلسنت** صاف حکم بتاتا ہے کہ ایسے جلسہ مین ایسی حالت مین شریک
ہونا جائز بھی نہین **مرزاجی** انجان بنو کیا آپکو ندوہ کے ضوابط پر اطلاع نہین ؟
کیا ندوہ مین یہ قانون پاس نہین ہو گیا کہ جلسہ مین کسی قسم کے رد و قدح کی اجازت
نہین کوئی شخص بلا اجازت بولنے کا مجاز نہین ۔

حسرت ندوہ کے سب سے بڑے مقاصد کیا ہین حسرت یہ ہین کہ مسلمانون کی اندرونی
رنجش اور خوفناک فساد کو دور کر دے جو فروعات کے سبب اونمین پیدا ہے الخ ہاں آئیے
ندوہ کی گمراہی تو یہی ہے کہ **ضروریات دین و اصول مذہب**
اہلسنت کو زوائد و فروع و ذراسی بات جھگڑا تو تو مین مین ٹھہرا کر انکی بیخکنی پر آمادہ
ہے **ندوہ** نے صاف طور پر کہدیا کہ ہندوستان مین تین قسم کے مسلمان ہین سنی
و شیعہ ۔ پھر سنیون مین مقلد و غیر مقلد ۔ ان سب کو عقیدہ عقائد و مسائل اختلافیہ مین خواہ کیسا ہی اختلاف ہو
ایک ہین پھر تو تو مین مین کب جائز ہے ۔ ان دونون فرقون کے باہم حقیقت کچھ اختلاف ہے
وہ ذراسی بات کا ہے **ندوہ** نے علی الاعلان لکھدیا کہ مسلمانو تمہین ایک خدا سے ڈرنا ہے
کیون ؟ دل مگر جو ان مین زیادہ تقوی کریگا وہی خدا کے نزدیک زیادہ پیارا ہے ۔
ندوہ پکار پکار کر کہتا ہے کہ فرق باطلہ اہل اسلام کا ہرگز رد نہ لکھا جانے ۔ مناظرہ یک قلم موقوف
ہونا چاہیے مسائل اختلافیہ کے سوالات کا ہرگز جواب نہ دیا جاوے **ندوہ** نے نہایت وضاحت
کے ساتھ اپنا خیال ظاہر کر دیا کہ جسطرح **گورنمنٹ** ہر مذہب و ملت والے
مدعی و مدعا علیہ سے راضی ہے سب کو اپنی رعایا خیال کرتی ہے ۔ اسیطرح کلمہ گویون کے تمام
فرقون سے خدا راضی ہے سب کو ایک نظر سے دیکھتا ہے سب راہ راست پر ہین سب حق پر
ہین ایک کو دوسرے کی تکفیر تضلیل تفسیق بلکہ اہانت روا نہین ہر فرق کو چاہیے دوسرے
کے پیچھے نماز پڑھے ہر فرق کو دوسرے فرق کے ساتھ محبت رکھنا فرض ۔ اور اگر نہین

تو بیان تدارد و سب ثنا تیغ عیث جناب **مرزا صاحب** قصور معاف
خدارا منصف مزاجی سے یہ تو فرما دیجیے کہ ان تصریحات بینہ و شواہد یقینیہ کے ہوتے ہوئے آپکی
تکفیر بھار آپکی لچر اری ۔ آپکی طراری کیا عہدہ برآ ہو سکتی ہے ۔ البتہ اوس سے دیانت و حیا کا پورا
نشان ملتا ہے وبس

حیرت الحمد للہ کہ اکثر علما نے ایسے تپاک شگون خیال کیا اپنی گذشتہ غلط فہمیوں پہ
دل کے آنسو بہائے اِنکی **ہدایت** اگر آپ اور آپ کے پارٹی کو علاوہ جملہ
ارکین ندوہ کی محقق نگاہیں اونکی **پچھلی تحقیقات** منسوخ اور کالعدم ثابت بھی ہو لیں
اور اپنی پچھلی غلط فہمی پر آنسو سے دریا بھی بہا دیجیے ۔ مگر جو آپکی پارٹی آپکی یاران جلسہ ۔ آپکے
ہمخیال ونکا پیرو نہو بلکہ سلف صالحین کی پیروی میں نجات و فلاح منحصر سمجھے وہ کیونکر جان بوجھ کر
نا سمجھ بنجائے یا یہ خیال مبارک ہو کہ آپکی پارٹی کی کارروائی کا نفاذ سلف صالح پر بھی ضرور آپکی
اور عالم برزخ میں بھی آپ کے سرکلر شائع ہیں ۔ اور اونپر عملدرآمد جاری ہے ۔ انکا جبری و قہری
حکم پہونچتے ہی اونکی پاک ارواح کو بھی تبدیل مذہب کے سوا کوئی مفر نملا ۔ اچھا بفرض محال یہ بھی تسلیم
کر تھوڑی سی تکلیف تو ہو گی لیکن آپکی بات تو بنتی ہے ۔ اسکا ثبوت بھی عنایت ہو جاتے اور زیادہ نہیں
تو نہیں حضرت جناب **شاہ عبد العزیز** اور حضرت **شیخ مجدد** صاحب
(جنکے ساتھ ناظم ندوہ وغیرہ بہت کچھ عقیدتمندی اور خاص تعلق ظاہر کرتے ہیں بلکہ مخالفین
ندوہ پر یہ تہمت دہری جاتی ہے کہ وہ ان حضرات کی تکفیر ہیں) ہی کے رجوع کا ثبوت دیجیے
جناب مرزا صاحب اکثر علما کہدینے سے آپکا پیچھا پاک نہیں ہوا
مردانگی کی تو یہ تھی کہ جن صاحبوں نے **شیعہ نیچریہ غیر مقلدین**
مہدویہ وغیرہم فرق ضالہ سے تفسیق بلکہ تضلیل بلکہ تکفیر میں فتاوی اور رسائل شائع
کیے تھے ۔ اور اب اونکو اپنی پچھلی تحقیقات سے بقول آپ کے انحراف ہو ۔ اون کے اسماء
گرامی بھی زیب قلم فرما دیتے ۔ برا ہو اس حیا کی کا کہ اوسکے سامنے تیغ اور مجددیت نفس اللہ

اور خلاف واقع حالت مین کوئی امتیازی حالت نہین تو آپ ہی اگر آپ سچ سمجھتے تو اونکی
نام لکھدینے مین آپ کے گروہ کا کیا صرفہ ہوا جاتا تھا۔ ہان یہ تو ضرور تھا کہ آپکی قلعی کھلجاتی
ہم اب بھی آپ ہی سے استدعا کرتے ہین کہ تفصیلاً اون اسماء عالیہ سے ہمکو مطلع فرماسئے کہ اونسے
دریافت کیا جائے۔

حسرت افسوس ہزار افسوس کہ اب بھی چند علما اسکی مخالفت پر تلے رہے
اونھون نے اپنے سڑے ہوئے بلیسا پنی پرانی بوسیدہ منطق کے پیرایہ مین کرنے شروع کیے

اور وہی حرجی کی ایک ٹانگ جسکا سبق مدت سے پڑھ رہے تھے کرنے لگے۔ **ہدایت**
ہمارے **سنی بھائی** بخوبی سمجھ سکتے ہین کہ علماء محققین **اہلسنت** کی تحقیقات
انیقہ کو سڑی بسی بتانا کمال **کند ذہنی** کی دلیل ہے **شیعہ نیچریہ وہابیہ**
مہدویہ وغیرہم پر حضرات **اہلسنت** کے جو **اعتراضات** معروف
و مشہور ہین وہ ہرگز سڑے بسے نہین وہ ضرور اس پایہ کے ہین کہ تم جیسے دس ہزار
اپنی مجموعی قوت سے بھی اونکو دفع کرسکین یہ محض غیر مفید۔ کیا آجتک شیعہ۔ نیچریہ۔ وہابیہ مین
آپ جیسا روشن دماغ محقق علامۃ الدہر کبھی پیدا ہوا۔ ابھی حضرت بد مذہبی دوسری بات ہے اکثر
فرق باطلہ مین بہت سے ایسے ہوے ہین کہ آپکو تسلی و قطار مین بھی نہین آپ کو بیٹھے ہوے ان کو مدتون
سبق دینگے اپنے مذہب کا فروغ کون نہین چاہتا۔ پھر اون علما مین ایسا بھی کوئی
کہ **اہلسنت** کی زبردست اعتراضات کو اوٹھا سکتا۔ اور جب ان سے نہو سکا
وکالت کیا کام آسکتی ہے۔ آپ خوب سمجھ لیجیے کہ **مذہب اہلسنت** کی
رو سے جو فرق کلمہ گویان کافر ہین اونکو **کافر** جاننا جو مبتدع و گمراہ ہین اون کو **مبتدع**
و گمراہ سمجھنا ہر سنی پر فرض ہے۔ **مذہب اہلسنت** بچونکا کھیل
نہین **مذہب اہلسنت** لوکل لورڈ کی ممبری نہین کبھی اوسکو راستے دیدیا
کبھی اوسکا پیچھا چھڑا دیا۔ **مذہب اہلسنت** کی یہ شان نہین کہ کبھی اسکو

حق بتلایا جاتا ہے اور کبھی اوسکے خلاف کو۔ مذہب اہلسنت کی یہ شان
نہین کہ کبھی فتوے پر پھر رہین اور کبھی منکر ہو جائین مذہب اہلسنت کی
یہ شان نہین کہ دنیاوی عروج چند روزہ حکومت کو گھمنڈ پر اپنے لکھے پر پانی پھیر دین
مرزا جی بازاری لوگ آزادمنش حضرات بے قید مرشد کے کھیلے چاٹے اس مذاق
تمسخر کی آپ کو ضرور داد دینگے آفرین کرینگے لیکن نفس الامری کیفیت یہی ہے
کہ مذہب اہلسنت کیساتھ تمسخر کرنا ایسا ہے جسکا نتیجہ روسیاہی
ہو عقائد و مسائل اہلسنت کو مرغی کی ایک ٹانگ لکھنا اسپر قہقہہ اوڑانا کمال گمراہی ہے۔

حیرت اون کے اعتراض یہ ہین کہ اس جلسہ مین شیعہ نیچری غیر مقلد وغیرہ
جمع ہوتے ہین چونکہ ان کے مسلمان ہونے مین شک ہے اسلیے ہم ندوہ مین شریک
ہونا پسند نہین کرتے ہین حضرات سے دریافت کیا جاتا ہے کہ آپکے مسلمان ہونے کی
کیا دلیل ہے البتہ ہدایت مرزا جی جو بات آپکو معلوم نہوا وسکے وجود سے
انکار کر دینا کمال جہالت کی دلیل ہے اہلسنت سچے اور پکے مسلمان ہونیکی دلائل آفتاب سے زیادہ روشن ہین اور ہر فرد افراد
یقینی دلائل نقلیہ سے مالا مال ہین اور نیز عقائد و مسائل اجماعیہ کی حقانیت پر دلائل قطعیہ
و نقلیہ کافی طور پر شاہد ہین۔ اور عام طور پر آشکار جسکے بیان کی حاجت نہین
البتہ ارباب ندوہ کو نیچریت اسلام یا علیگڈھی نیچریت
اسلام کے ثبوت مین نہ دلائل نقلیہ سے کچھ مدد ملنے کی سوہم امید ہوسکتی ہے۔ نہ
شواہد عقلیہ اپنے دعوے کے اثبات مین اونکو میسر آسکتی ہین کہ ندوہ اسلام کا مدار
صرف کلمہ گوئی پر رکھکر شیعہ۔ نیچریہ۔ غیر مقلدین بلکہ سیکڑون فرقون کو گو وہ کچھ
عقیدہ کوئی مذہب کیون نرکھین حق پر ٹھہراتا ہے سب سی خدا کو راضی سبکو راہ راست پر
بتاتا ہے۔ حالانکہ کون ذیعقل نہین جانتا کہ ان فرق مین وہ بھی ہین جنکو ضروریات دین کا
انکار ہے۔ ان ہی مین ایسے ہین جو دیگر عقائد قطعیہ کے منکر ہین اور نیز ندوہ شیعہ سنی کے

اختلاف کو لکھتا ہے سب و دشنام صحابہ کرام کو خفیف سمجھتا ہے **مرزاجی** سچ تو یہ ہے
کہ آپ جناب مولانا شاہ **عبدالقادر** صاحب کے سفاہتہ شریف کا مطلب خوب ہی
سمجھا ہے۔ ورنہ ایسی بے تکی نہ ہانکتے۔ کہنے والے نے سچ کہا ہے۔ چشم بد اندیش کہ برکندہ باد
عیب نماید ہنرش در نظر۔ جو لکھا تھا اوسکو دیکھا نہیں سمجھا نہیں اور اوس پر طرہ یہ کہ بڑھ بڑھ کے باتیں
بنائی جاتی ہیں سچ ہے

اذا اراد اللہ بقوم سوءً فلا مرد لہ

جواب میں لکھتا ہوں بریلوی مولوی یا بدایونی مولوی ہرگز اپنا اسلام تحقیقی ثابت
نہیں کر سکتے الخ۔ **آپ** جی ہاں درست اور نہایت درست۔ اور کیوں نہ
کرنا درست وہ نہیں کانفرنس نیچریہ کے وزیٹر وہ نہیں کسی اخبار کے نامہ نگار۔ یا ایڈیٹر وہ
نہیں کہیں کے جج وہ نہیں انگریزی خوان وہ نہیں سپریم کے حامل وہ نہیں سرسید کے
کالج کے تعلیم یافتہ یا نوکر وہ نہیں سرسید کے فضلہ خوار وہ نہیں نہایت تفاخر کے ساتھ اپنے
حقانی وعظ میں انگریزی الفاظ وہ استعمال کریں۔ اسپرٹ کی عظمت کے قایل وہ نہیں حکومت کے
ساتھ اپنا مذہب بدلنے والے وہ نہیں مکر کرنے والے وہ نہیں جامع مسجد پر سے
بھاگنے والے وہ نہیں حنفیہ شافعیہ۔ مالکیہ حنبلیہ کے باہم کفر و اسلام کا فرق کرنے والے
وہ نہیں پھر بھلا وہ حضرات کیونکر ثابت کر سکتے ہیں **مرزاجی** معلوم ہوتا ہے کہ ملا زبان والا
سکول پڑھے لکھوں کی ملازمت نصیب ہوئی سب ہی ایسے ہی لوگ ہیں اوٹھتے بیٹھتے ہیں
بمصداق ع چو آن کرمیکہ در سنگی نہان ست ٭ زمین و آسمان او ہمان ست۔ انکا خیال
بہت سر پر سوار ہے۔ علماء اہلسنت کو بھی اپنی طرح جاہل القدر فرماتا انکی راستے میں نامناسب
مقصود نہیں **مرزا صاحب** ان حضرات کا تجزیہ ان حضرات کا کمال علمی اسکے
صدر و ناظم ہنا خیال کو قسم لا کر یوں بیت کہ آپکی انکھیں کھل گئیں مرزا صاحب آپ بیٹھے اور
اہلسنت کرام کی **حنفیت** ہیں کوئی شبہ ہو تو چند ان کتب کی
مکمل حقیقت اسکی دلائل حقیقیہ برہین الزامیہ خواہ قرآن مجید یا احادیث شریفہ متواترہ

سلفاً و خلفاً منقول نہیں۔ اور ایسے نصوص جنکو کوئی ثابت نہ کرسکے۔ البتہ اگر فہم عالی سے
وہانتک رسائی ناممکن ہے تو آپنے یہاں **عبد الحق** صاحب حقانی وغیرہ کے رسائل
اردو **عقائد الاسلام** وغیرہ ہی دیکھکر سمجھ لیجئے کہ ان رسائل کو دیکھکر بھی ہر سنی معلم
اپنے اسلام کی حقیقت اور دیگر کلمہ گویان منکرین ضروریات دین کا کفر اور دیگر عقائد اہلسنت کے
منکرین کی ضلالت ثابت کرسکتا ہے۔

حضرت کیا تماشے کی بات ہے کہ خدا کا گھر اٹھا کر حنفی شافعی مالکی حنبلی میں الخ
مرزاجی انشاء اللہ تعالےٰ۔ خدا کا گھر آپکے
ڈھا دینے کا نہیں آپکے کدال اور پھاوڑے سے اوسکو ہرگز تباہ و مسمار نہیں کرسکتے۔
جس مضبوط عمارت کی مستحکم بنیاد آیات قرآنیہ۔ احادیث مصطفویہ اقوال صحابہ کرام ارشادات
اہلبیت عظام ہو۔ جس یکتا عمارت کے معمار ہزار دو ہزار نہیں۔ بلکہ بیشمار اقطاب و ابدال ہوں
جو عمارت اس خوبی۔ اس استحکام اس مضبوطی کے ساتھ تیار کیگئی ہو۔ آپ لاکھ تدبیریں
کریں۔ ارباب ندوہ اپنی جانیں لڑا دیں۔ مگر آپکی مراد حاصل نہوگی۔ جو آپ چاہتے ہیں وہ ہرگز
نہوگا۔ **مرزاجی** کیا آپکا یہ خیال ہے کہ اوس عظیم الشان بلند مکان عمارت کا کوئی
محافظ نہ ہوگا۔ کوئی آپکے ہاتھ کی مار کا ہاتھ نہ پکڑے گا۔ یہ آپکی محض خام خیالی بوالہوسی نرا لڑکپن ہے۔
ہزاروں مرد میدان اوسکی حفاظت میں اپنے جان و مال سے دریغ نکرینگے۔ یہی نہیں
کہ آپکو پسپا کردیں فقط مانع و مزاحم ہوں۔ بلکہ آپکو بڑے حالوں پہنچا دینگے اگر بعض
سو گئے تھے وہ بھی اب خبردار اور مستعد ہو بیٹھے۔ جو ناواقف تھے وہ بھی آپکے ارادہ پر
مطلع۔ **مرزاجی** آپکو اپنی ذات شریف کا اختیار ہے اوس مبارک اور مقدس
عمارت کی صورت نہ دیکھ۔ پھر اپنی ڈیڑھ اینٹ کی مسجد بنائیے۔ اپنے دینی بھائی **روافض**
نیچریہ وہابیہ کے ساتھ گپیں مارتے رہو۔ مگر بوالہوسی سے دست بردار
ہوجانا نہایت ضروری ہے۔ ورنہ یاد رکھئے کہ آپکو اور آپکے سب ہمجولیون کو لینے کے دینے

پڑ جاینگے **مرزا جی** یہ تماشا جو اسوقت آپکے پیش نظر ہے جسکا نظارہ آپکو مضطرب یا حیرت
بنا تے ہوئے ہے تعجب اور سخت تعجب کہ آپکی ہمت آپکی وسعت خیال نے آپکو زیادہ مدد
نہ دی ورنہ آپ اس سے کہین بڑھکر ایک اعلیٰ تماشا بھی دیکھ سکتے تھے بلکہ اگر سچ پوچھیے تو یہ تماشا
تو اوسیکا ایک نمونہ ہے اب ذرا نگاہ پھیر کے الادارۃ ندوہ کو ملاحظہ فرمائیے کہ خدا کا شکر ہے کہ اوڑا
ایک ہی مین رکھ لیا۔ بقیہ کو نکال باہر کیا۔ مگر بات یہ ہے کہ آپکی نظر اول تو ندوہ یا شاک بھی سے سمجھنے
ہی کیون لگی تھی اور پھر سمجھنے کے بعد آپکی محقق نگاہ مین ندوہ کیا وسعت پیدا کر سکتی تھی لیکن تمام
حنفی شافعی۔ مالکی حنبلی۔ کی تعداد کو چہار لاکھ رکھی تھی کہ خود ارکین **ندوہ**
کی تصریح و تسلیم اسبات پر گواہ ہے کہ جو ان چارون سے الگ ہو وہ گمراہ ہے کتاب
فتح المبین جامع الشواہد وغیرہ جنپر مولوی **لطف اللہ** صاحب
جج ہائیکورٹ حیدرآباد **صدر ندوہ** و **مولوی محمد علی** صاحب **ناظم ندوہ**
و مولوی عبد الحق **حقانی** صاحب رکن منتظم ندوہ و دیگر ارکین کی مواہیر ثبت ہین۔ اونمین
نہایت وضاحت کے ساتھ اس مسئلہ کو ظاہر کر دیا ہے کہ جو شخص ان چارون سے خارج ہے وہ گمراہ ہے
پس ایسی حالت مین جناب مرزا صاحب اظہار حیرت اور بڑھ بڑھکر چھوٹا منہ بڑی باتین بنانا کالے
جہالت کی دلیل ہے۔

حیرت کیا رونا ہو اور کیا ہنسنا ہے کہ ہم دونون تینون فریق باہم ایسا سمجھوتا کرلین

کہ وقت تداعی تخالف پیٹے۔ ندوہ کی یہ تجویز حضرت بریلوی یا بدایونی کو کیون بڑی معلوم ہوئی
اور کیا سبب ہے کہ وہ اتفاق مسلمانون مین نہین ہونے دیتے الخ **آسیت**
مرزا جی تمکو کہانتک سمجھائین منشاء نزاع تو یہی ہے کہ **ندوہ** کی جدید تحقیقات نے تمام اسلام کو
ردی کر دیا۔ ندوہ کے اسلام مین وہ شخص بھی پکا مسلمان ہے جو جنت۔ نار۔ حور و غلمان۔
جن و ملائکہ معجزات انبیا کا منکر ہو۔ وہ بھی مسلمان ہے جو خدا پر جواز کذب کی تہمت دھرے
وہ بھی مسلمان ہے۔ جو انبیاء کرام پر تبلیغ احکام الٰہیہ مین تقیہ شیعہ کی تہمت دھرے۔ کلمہ پڑھتا

عدالتون مین کچہریون مین اسپابیان لکھوایا کہ غیر مقلدین خارج از اہلسنت اور گمراہ ہین - بلکہ
مولوی اسماعیل علیگڈہی بیچارہ کا تو کیا مذکور خاص مولوی **اسماعیل دہلوی** کی نسبت
علی الاعلان اظہار دیا کہ اون کے بیانات مین جناب سرور رسالت علیہ الصلواۃ والتحیۃ کی گستاخیان
موجود ہین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان رفیع مین گستاخی کرنے والا کافر ہے
پہر اگر زہر بھی کہایا - تو آپ کسطرح اوس زہرخوری کو نامسعود نہین کہہ سکتے - اجی حضرت وہ تو
نہایت ہی مبارک شگون ہوا کہ ساٹھ پاتے تھے اور وہ بھی مانگے تانگے کے چندے سے
یا زہر کہاتے ہی ہائیکورٹ حیدرآباد کے **جج** بہادر ہوگئے ا**مولوی اسماعیل**
نجدی کے حق مین بھی اچھا ہوا کہ دلگور ہوگئے - منہ چہپا کے بچھا چہوڑا کے چلتے بنے
ہوتے - ورنہ زندگی دوبہر ہو جاتی بقول شخصے کہ زندگی زندہ دلی کا ہے نام مردہ دل
خاک جیا کرتے ہین جب تھوڑی آمدنی پر شکر معاش ہوتے ہوئے مولوی **لطف اللہ**
صاحب کو یہ زور تہا - پہر بھی کیحالت مین تو مولوی اسماعیل کا دم ناک مین کردیتے - خیر دونون
اوس لڑائی کا نتیجہ اچھا ہی اچھا ہوا مگر **افسوس** کہ ہم دونون دین سے گئے - نہ ادہر
کے رہے نہ اودہر کے رہے - مرزاجی صاحب **حضرت بریلوی حضرت**
بدایونی تو آپکے نزدیک معاذ اللہ مخالف اسلام دشمن ایمان ہین اونپر تبرا کرنا یعن طعن
تو آپکا اور آپکے احباب ندوہ کا فرض منصبی ہے - مگر یہ تو کہیے کہ ایک فاضل اجل بہی خواہ ملک
و قوم کی تکفیر بلکہ تفسیق بلکہ تضلیل بلکہ تکفیر پر زور لگانے کے بعد مولوی **لطف اللہ صاحب**
کون ٹھہرے - ہان ہان خوب یاد آیا - ابہی شنشاہی کا ذکر ہے کہ حضرات **اہلسنت**
علیگڈہ کو مقابلہ فرقہ نجدیہ **وہابیہ اسماعیلیہ** ایک بڑے مقدمہ مین فتحیابی
اور **وہابیہ اسماعیلیہ** کو مخذولی و ناکامیابی حاصل ہوئی - اس فتحیابی پر حیدرآباد
دکن سے مولوی **لطف اللہ** صاحب نے بذریعہ ٹیلیگرام اپنی دلی مسرت کا اظہار
کیا - اور اہلسنت علیگڈہ کو مبارکبادی ہمکو نہین معلوم کہ آپکے صدر صاحب کے اقوال و افعال و اطوار

صحیت ہین یا خاص طور جو آپ کو سکھایا پڑھایا ہی آپکی کتابین کیتو پکڑ دیا ہے وہ قابل وثوق و
اعتماد ہے۔ بہتر یہی ہے کہ اسکا فیصلہ خود جج صاحب کردین اور اسکو شائع فرمائین۔

حیرت جو علما ایک دوسرے کو کافر بتاتے تھے اونھون نے ایک دوسرے
کے رد مین کتابین لکھی تھین اپنی غلطیون سے آگاہ ہو کے ندوہ مین شریک ہو گئے اور
دیرینہ مخالفت سے پشیمان ہو کے اخوت اسلامی مین گرما کے ایک دوسرے کو بھائی سمجھنے
اور فروعی اختلافات کو درمیان سے اوٹھا دینے پر آمادہ ہو چکے الخ۔ **ہدایت**
شاباش ہزار آفرین این کار از تو آید و مردان چنین کنند۔ مرزاجی ہم نہایت وثوق کے
ساتھ کہہ سکتے ہین کہ ملازمان سامی سچے پکے ندوی ہین۔ اور ندوہ کی کنہ کو سمجھ کر بال کی کھال
نکالنا آپ ہی کا حصہ ہے۔ ندوہ کی ماہیت اور حقیقت کو آپ خوب ہی سمجھے۔ اور سچ تو یہ ہے
کہ آپنے سارا قضیہ دو لفظو مین طے کر دیا۔ اگر ان ہی دو لفظو پر ندوہ بھی ثابت قدم رہے تو زیادہ
بکھیڑا نہ پھیلے۔ سارا اولجھاوا اور دقت تو یہی ہے کہ ندوہ بھی یہی کہتا ہے۔ مگر جہان دیکھا کہ ردّ
دھول مین کچھ کھنڈت پڑتی ہے جھٹ مکر گئے کہ نہین نہین۔ ہم تو وہی حنفی سنی ہین مصلحت
وقت کے لحاظ سے ہمنے تقیہ کے طور پر ایسا کہا لکھا ہے۔ جناب مرزا صاحب **حضرت
بریلوی** اور **حضرت بدایونی** کی تحریرات کا ماحصل یہی ہے کہ **ارباب
ندوہ** نے اپنے پچھلے مذہب سے رجوع فرما کر نیا مذہب اختراع کیا عقاید سے لیکر عملیات تک
مخالف اہلسنت پاتے ہوتے ہین۔ اور اسی بنا پر مفاسد ندوہ کے رد و ابطال
مین ارکان و ارباب ندوہ سے اقوال سابقہ الزاماً پیش کیے گئے لیکن بقول شخصے کہ **چور
کے پاؤن نہ کتنے** ذرا او پاؤ پڑا۔ جہان دیکھا کہ عوام **ہاتھ** سے نکلے۔ پھر کہدیا
کہ ہم تو وہی سنی حنفی ہین جو پہلے تھے۔ نہ ہم نیچری ہین۔ نہ شیعی۔ نہ وہابی۔ ہمنے ہرگز اپنا
مذہب نہین بدلا ہے کب کہا شیعہ۔ نو آبیہ و نیچریہ کا رد وکد موقوف کر دیا جا سکے لیکن
تراود ز لیشش آنچہ در آوند دل ست۔ اپنے استعمام پر سچی کیفیت اصل واقعہ کے اظہار مین

خیانت لفرمائی۔ مگر ہم آپکی پختگی اور سچائی کے جب ہی قائل ہونگے اور مولوی لطف اللہ
صاحب صدر ندوہ اور مولوی محمد علی صاحب ناظم ندوہ مولوی حقانی
صاحب مولوی محمد عادل صاحب مولوی فتح محمد صاحب مولوی منصور علی صاحب مولوی وصی احمد
صاحب اراکین کیجانب سے صاف صاف لفظون مین بغیر پھیر پھار کے چھپوا دیجے کہ ہم
آجتک جو غیر مقلدین کو خارج از اہلسنت سمجھتے تھے اور انکار و تشکیک کرتے تھے۔ ان کو بد مذہب
کہتے تھے۔ روافض و نیچریہ کو کافر کہتے تھے۔ وہ ہماری غلطی تھی وہ عقائد و مسائل جنمین اہل
اور روافض و نیچریہ کا اختلاف ہے وہ قطعی یا اصول نہ تھے بلکہ غیر قطعی ظنی و فروع تھے۔ اونکا
برا کہنا برا لکھنا۔ برا سمجھنا۔ گمراہ و کافر ٹھیرانا گمراہی ہے فتح المبین و جامع الشواہد وغیرہ پر جو ہمارے
مواہیر ثبت ہین اونکو واپس لیتے ہین شیعہ کے ساتھ عدم جواز مناکحت کا جو ہمنے فتوے
دیا تھا وہ غلط ہے۔ وہ تو ہمارے دینی بھائی ہین اونکو اپنی بیٹیان دیدینے مین حرج
نہین بس تاوقتیکہ ایسا نہو کہ آپ اونکی جناب سے شائع نکرا دیتے ہم آپکی وکالت کو وکالت
نامہ نہین تصور کر سکتے اور آپ ہمارے سامنے سر اوٹھا کر بات کرنے کے مجاز نہین

حیرت ندوہ کا منشا ہر گز بیشتر مذہبی نہین بلکہ امور متفرقہ فیہا مین متفق ہے۔ نہ امور متنازعہ
مین آئے **ہدایت** پر آجی۔ **ندوہ** کا منشا تو عام **اہلسنت** پر بخوبی ظاہر ہو چکا
آپکی اہل یعنی تحریر کا منشا البتہ سمجھ مین نہین آتا۔ بھلے مانس خدا سے ڈرو اسقدر جلد تکفیر کرتے
ہو۔ انسان کو اپنے کہے کا پاس بات کا لحاظ کچھ تو چاہیے۔ خود لکھ چکے کہ ارباب ندوہ نے
اپنی پچھلی تحقیقات سے دست برداری داخل کردی۔ گزشتہ زمانہ مین دیگر فرق کے رد مین
جسقدر کتابین لکھین اونکی تضلیل و تکفیر کی۔ وہ انکی غلط فہمی تھی۔ اب وہ اپنی اوس غلطی پر
متنبہ ہو کر پشیمان ہوئے۔ اور سبکو اپنا مذہبی بھائی سمجھنے لگے۔ آپ ذرا انصاف سے کہیے کہ
یہ تبدیل مذہب نہین تو اور کیا ہے جن امور کو اصل سمجھتے تھے اونکو فروع جاننے پر بھی
کیا تبدیل مذہب ہوئی حضرت آجکل تک غیر مقلدین کی گمراہی پر متفق

ہم ہی وہ ہیں جنکے لئے قدرت نے فلاح و نجات و دیگر بیشمار نعمتیں امانت رکھی ہیں۔ اور
یہ بھی یقینیات سے ہے کہ **شیعہ و نیچریہ وغیرہ** ایسی کشتی ہلاکت پر سوار ہیں جسکے
ملاح آنکھوں پر پٹی باندھکر گرداب بلا و ورطۂ فنا میں کشتی کو لیے جاتے ہیں۔ اور اسکا بیچ منجدہار
میں تباہ و برباد ہونا مسلم ہے۔ اور وہ ایسی ڈوبیگی کہ ادبھرنے کی امید نہیں **اہلسنت** کے
قلوب میں جو مبتدعین و کفار کے ساتھ بغض و عداوت ہے وہ ان کے کمال ایمانی کی دلیل ہے
وہ اپنے مہربان آقا شفیع امت سراپا رحمت **محمد عربی** صلی اللہ علیہ وسلم کی پر فیض
ہدایتوں پر عمل کرتے ہیں۔ اونکو یہی حکم ہے۔ خدا نکرے جو اون کے دلوں میں مبتدعین
کی محبت کا خیال خطرہ سا بھی پیدا ہو۔ باقی **البغض فی اللہ** کو **کینہ** اور برائی
بتانا یہ تو ارباب **ندوہ** کا منصبی فرض ہے۔

حیرت نے ایک فریق کا شخص دوسرے فریق کو چشم حقارت سے دیکھے لیجے **ہدایت**
منکرین فرضیت زکوٰۃ کو حضرت **صدیق اکبر** نے نہایت
تحقیر و اہانت سے دیکھا **خوارج** کی تحقیر و تذلیل میں **حضرت علی** نے ہی کوشش اوٹھا
نہ رکھی **تفضیلیہ** کی تحقیر میں کوئی کمی نہ فرمائی مارے کوڑوں کے کھال اوڑا دینا تجویز
فرمایا **شیعہ غالیہ** کی تحقیر کا تو پوچھنا ہی کیا ہے یہانتک کہ آگ میں جلا دیا۔ اب دیگر
سلف صالحین کا حال ملاحظہ ہو کہ البغض والکرہ والطرد برابر لکھتے چلے آئے جناب **شاہ عبد العزیز**
صاحب و حضرت **شیخ مجدد** صاحب کی تحقیقات کو دیکھیے تو جزو کے جزو تحقیر و توہین و تذلیل و
اہانت مبتدعین سے بھرے ہوئے نظر آتے ہیں۔ پھر ایسا کون چشم ہو جو آپ کے اس
ابتداعی اختراع کے مقابلہ میں اقوال و افعال اصحاب کرام و اہلبیت عظام و سلف صالحین امت
محمدیہ کی تحقیقات کو چشم حقارت سے دیکھے۔

حیرت اب سوال کیا جاتا ہے کیا ندوہ کا یہ مقصد عالی یا مبارک منشا ہے خدا نخواستہ اسلام
ہر پابند و مستلامت خدا اور رسول کر رہا ہے لیجے **ہدایت** مرزا جی اس سوال کا جواب

ہم سے سنئے ایسا کون سنی ہے جو ندوہ کو رخنہ انداز اسلام نہ کہیگا
ندوہ سے مخالف خدا و رسول ہونیمین کون چون و چرا کر سکتا ہے
خدا کا سچا رسول فرماوے کہ فرق کلمہ گویان اسلام مین صرف ایک ناجی باقی ناری
ندوہ کہے کہ سب فرقون سے خدا راضی سب حق پر سب راہ راست پر ہین۔ خدا کا
رسول فرماتے کہ سواد اعظم کا اتباع ضرور ندوہ کہے کہ ہر شخص اپنی سمجھ پر مکلف ہے ہر شخص کو
خدا اوسکی سمجھ پر ثواب دیگا۔ خدا و رسول فرماتین اسلام کے لیے ہمارے سب
ارشادون کی تسلیم ضرور ندوہ اسلامی اصول اسلامی ضروریات کاٹ چھانٹ کر
صرف کلمہ گوئی پر مدار رکھی خدا کا رسول فرمائے جو میرے اصحاب سے بغض رکھے وہ
میرا دشمن ندوہ کہے اصحاب کرام کے دشمنون سے محبت رکھنا فرض ہے۔ خدا کا سچا
رسول فرماتے جو بدمذہبین کا رد نہ کرے اوسپر خدا کی لعنت ندوہ بدمذہبین کے رد کی
سخت ممانعت کرے خودکشی ٹھہراتے۔ خدا اور اوسکا رسول امر بالمعروف نہی
عن المنکر کا حکم دین ندوہ کہے ہر شخص کو اوسکے حال پر چھوڑ دو وہ جانے اور اوسکا
خدا وغیر ذلک من الشناعات۔ اب فرمایئے کہ اس سے زیادہ اور کیا رخنہ اندازی
اسلام اور خدا و رسول کی مخالفت ہوگی۔

حیرت ندوہ کی یہ کوشش کہ گذشتہ اسلامی تصانیف کا پتہ لگایا جائے کس قدر
قابل قدر ہے اگر اس سے مخالفت کیجائے تو سمجھے کہ وہ شخص کیسا دشمن اسلام اور جاہل
مرکب مین داخل ہے الخ **ہدایت** مرزا جی ہمکو نہایت افسوس ہے کہ آپنے بیچارہ
نور صاحب کا روپیہ مفت قلیہ قورمہ کیا۔ ناحق بیٹھے بٹھائے آپ بھی بدنام ہوئے
اور اوس بیچارے ناواقف کو بھی مطعون کرکے نقصان مایہ و شماتت ہمسایہ کا مصداق
بنایا کیا آپکو خبر نہین ہے کہ آپ کی پیاری کوشش برباد و ضائع ہوتی جاتی ہے آپکا مقصد
تو یہ ہے کہ ندوہ کی عیب پوشی کرین مگر آپکی سمجھ سے الٹا واقع ہوتا ہے سچ سمجھکر بولا کی

حیرت — اگر ہمارا فاضل بدایونی اور بریلوی مسلمانوں کے گذشتہ علوم اور تحقیقات
سے دشمنی رکھتا ہے تو اس سے زیادہ اسکی دینی عداوت کا ثبوت اور کیا ہو سکتا ہے
الخ **ہدایت** — مرزاجی آپکی اسقدر یاوہ گوئی اور بیہودہ سرائی کا یہی کافی جواب ہے کہ
لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔

حیرت — ہمارے بدایونی اور بریلوی صاحب کس کہاوت سے ندوہ پر اعتراض کرتے ہیں
کیونکہ صرف یہی دو صاحب ہیں جنہوں نے ندوہ کی مخالفت کا بیڑا اوٹھایا ہے الخ۔
ہدایت — مرزاجی تحقیق اپنے اسلام کی قسم سچ سچ کہدو کہ کبھی سچ بولنے کا اتفاق ہوا ہے
یا مدۃ العمر راستبازی سے قلبی نفرت رہی خیر تحقیق سمجھے مگر یہ تو بتاؤ کہ جب یہی دو حضرات
مخالف پھر تمام ہائے واویلا کیوں مچا رکھی ہے جب وہی آپکے مخالف ہیں پھر وہ دو
آپکا بگاڑ ہی کیا سکتے ہیں جناب وہمین غضب کا رونا کیوں ہے۔ اس زور و شور سے لعن
و طعن کی بوچھار کا کیا باعث مولوی **حقانی** صاحب مولوی **احمد علی** صاحب مولوی
سعید محمد صاحب اور آپکو اپنا نامہ اعمال سیاہ کرنے کی کون ضرورت داعی ہوئی
مرزاجی بمبئی میں آپ رہتے تو ضرور ہیں مگر یہ تو فرمائیے کہ آپکو وہاں کی کچھ خبر بھی ہے یا نہیں
بدایون۔ یا بریلی **بمبئی** کے کسی محلہ کا نام ہے۔ یا الگ شہر ہیں۔ اور جب اور ہیں۔ اور
بمبئی ان شہروں سے دور اور بہت دور اور پھر وہاں کے نامی علما ہیں تو کوئی مخالف شاید ہو
عالیجناب مولانا **محمد عبید اللہ** صاحب مدرس مدرسہ جامع **بمبئی** اور
والاجناب مولانا محمد **اسماعیل مہری قاضی** شہر بمبئی وغیرہما ندوہ کے مخالف ہیں یا
موافق اور جب مخالف تو آپ یہی دو کیسے بنانا چاہتے ہیں۔ اور اگر یہ علماء بمبئی جاہل ہیں تو آپکی
مرزا منشی کا مقتضا یہی ہے کہ یہی دو لفظ چھاپکر بمبئی میں شائع کردو جناب مولانا مولوی
نذیر احمد خان صاحب **مدرس** مدرسہ نظمیہ **احمد آباد گجرات** نے رسالہ
تدبیر الندوہ تالیف فرمایا یا نہیں جناب مولانا مولوی سید شاہ ابو سعید

اگر اصلاح حالات و خیالات موجودہ کی سوجہ سے مذہب اہلسنت کی اعلان و اشتہار کے ساتھ تائید فرماتے صاحب مدنگر ار اکین کمیٹی سو طبع فرما دیں تو ہین کمیٹی سبکو مع الا حاضری جلسہ کا ارادہ کرونگا۔ اور خدمت کفش برداری علما کرام اہلسنت کو اپنا فخر جانونگا **مرزا صاحب** ہم پھر آپسے کہتے ہین کہ اگر اب بھی ندوہ اپنی غلط کاریوں کا اقرار کر کے آیندہ کے لیے اون سے پشیمانی ظاہر کرے تائب ہو تو **فاضل بدایونی** و **فاضل بریلوی** و دیگر **اکابر علما اہلسنت** ندوہ کی شرکت ندوہ کی تائید کو نہایت مستعدی کے ساتھ موجود ہین

حیرت کیسی شرم کی بات ہو کہ ہم ایک عالم فاضل شخص کو اوسکے گذشتہ ناسمجھی کے خیالات پر نفرین کرنے بیٹھ جائین انجہ **مدا مزاجی** تم بھی کتنے ناسمجھ نہتے ہو کہ کوئی بات سمجھ کی نہین کہتے۔ کوئی شخص عالم فاضل ہو کر اپنی بدعقلی نافہمی سے سو دکی ڈگریان کرے تو کیا اوسکو نفرین نکرینگے حضرت سلامت ایک نفرین کیسی وہ تو ہزار نفرین کا مستحق ہی۔ جاہل ایک وقت اپنی نافہمی پر معذور بھی سمجھ لیا جاوے مگر عالم فاضل ہو کر **سزا** کا مستحق ہے **مرزاجی** یہ تو جواب ترکی بہ ترکی تھا۔ اب دو باتین اصل مطلب کی بھی سن لیجیے ہم آپکے **صدر** صاحب و **ناظم** صاحب وغیرہما کے گذشتہ خیالات پچھلی تحقیقات کو مجہول بنافہمی کرین اور بنا اون تحقیقات کی بنا پر اون حضرات کو مستحق نفرین سمجھین ہم **اہلسنت** اونکے خیالات کو ٹھیک سمجھتے ہین۔ اور ہماری یہی تمنا ہے کہ نافہمی یا کسیکے اغوا سے سردست جو کچھ خیالات سے اونکو تشفی اور انحرافات پیدا ہو گیا ہے۔ اوس سے دست بردار ہو کر پھر اپنے اچھے خیالات سے سنی ہو جائین۔ اگر نفرین ہے تو ان موجودہ خیالات پر نہ گذشتہ تحقیقات پر لیکن جب تم بار بار نہایت **زور** کے ساتھ کہتے ہو کہ گذشتہ تحقیقات سے اونکو انحراف ہے تو یہی اون سے لکھوا کر چھپوا دیجیے۔

حیرت ایک عظیم الشان گروہ کہہ رہا ہے کہ ہم اہلسنت ہین مگر ہمارے بدایونی اونکو دائرہ اسلام سے خارج کرنے کا فتوی دے رہے ہین انتہی۔ **ہدایت**

صلاح مفاسد کی درخواست پیش فرمائی ہے جس سے جناب مرزا حیرت صاحب کی ؟؟ و ذریعہ کا
حال بخوبی دریافت ہوسکیگا **تحریر اول** - یہ ص ۴۷ پر ہے یہ جس تحریر ہادات کر مولوی وصی
احمد صاحب سورتی و مولوی منصور علی صاحب و مولوی احمد حسن صاحب و مولوی محمد علی صاحب
و مولوی فتح محمد صاحب و مولوی عبد الحق صاحب حقانی و دیگر مذکورین کی نسبت کی طرح
جبرا یہ حکم صحیح ہوسکتا ہے کہ وہ تحقیق اونکی نفسانیت ہی تھی الخ ص۵ پر ہے اصلاح مولانا لطف اللہ
صاحب علیگڈہی اور اون سے مستفیدین کی تحریرات مطبوعہ رد مولوی اسماعیل علیگڈہی میں
مشہور ہیں اونکو محمول نفسانیت پر کرنا نہایت خوش اعتقادی حضرات مہتمین ندوہ کی ہے جناب موصوف
کے ساتھ ص ۵ پر ہے اگر اصلاح جملہ حالات و خیالات موجودہ ندوہ بموجب مذہب اہلسنت اعلان و اشتہار
کے ساتھ ناظم صاحب کیطرف سے کردیجاویگی تو مین بھی حاضری جلسہ کا ارادہ کرونگا اور
خدمت کفش برداری علماء اہلسنت کو اپنا فخر جانونگا **تحریر سیزدہمی** جناب مولوی **لطف اللہ**
صاحب میں اسطرح چہرہ چند معروضات پیش کرتا ہون حسبۃ للہ جواب باصواب سے مشرف
فرمایا جاؤن الخ ص ۵ پر ہے گذارش کرتا ہون کہ مین نے بمقام حیدر آباد خدمت والا مین
عرض کیا تھا الخ ص۱۸ پر ہے لہذا مین باعتماد علم وورع جناب والا کے واسطے تسکین قلوب
مسلمین کے استدعا کرتا ہون کہ جناب والا مسجد جامع مین تشریف فرما ہون اور مین قرآن
مجید واسطے زیادت اطمینان عوام اہل اسلام کے ہاتھ مین لیکر حال مذکور بیان کرون -
اگر میرا بیان آپکے نزدیک سچا ہو تو آپ تصدیق فرمائین ورنہ آپ بھی قرآن عظیم ہاتھ
مین لیکر تکذیب اسکی عامہ مسلمین کے سامنے اور دعا بلا آفت کاذب پر اور ظہور رحمۃ اللہ کی فرما
اور مسلمانان حاضرین آمین فرمائین الخ - ص۲۲ پر ہے نظر تخفیف تصدیع جناب والا کے
اختصار کیا گیا اسکے جواب شافی کا طالب ہون - اور آپ سے بواسطہ حق اسلام کے جو سب
حقوق سے بڑا ہے استدعا کرتا ہون الخ - باقی اس نرم زبانی اور شیرین گفتاری کو دکھانیکو
ڈھونڈنا کہا جاے تو ہمکا ہم غریب سنیون کے پاس کوئی جواب نہین -

حیرت حدیث میں آیا ہے اکمل المومنین ایماناً احسنہم اخلاقاً قائم مخالف مذہب سے دریافت کرتے ہیں کہ کبھی بھی اوسنے اس حدیث پر عمل کیا ہے **ہم ہدایت** اس مبارک حدیث پر بحمد اللہ ضرور عمل ہے اور حسن خلق کی خوبیاں بھی آپکے بیان کی محتاج نہیں مگر بات یہ ہے کہ **حسن خلق** و **مدارات** اور چیز ہے اور **وہن** و **مداہنت** اور شے ہے **فاضل بدایونی** حسن خلق کو پسند کرتے ہیں اور اوسکے عامل ہیں **مداہنت** سے اونکو سخت نفرت ہے اور کامل احتراز۔

مرزا جی ہمکو نہایت افسوس ہے کہ آپ **جامع بریلی** میں اوس وقت نہوئے جب فاضل بدایونی آپکے صدر صاحب کے پیچھے پیچھے چلے جاتے تھے۔ اور صدر صاحب سے بار بار نہایت الحاح سے کہا جاتا تھا کہ حضرت ذرا تشریف رکھیے آپکی ملاقات کے واسطے فاضل بدایونی وہ چلے آتے ہیں۔ مگر مفتی صاحب اور اون کے رفقا نہایت درشتی کے ساتھ جواب دیکر گھر کو چلے ہی گئے۔ اگر آپ اوس وقت تشریف فرما ہوتے تو اون سے ضرور دریافت فرماتے کہ کیوں جی یہ پردہ بکھر کیوں ڈبو دیا اس حدیث پر کیوں عمل نہیں کرتے۔

حیرت ہمارے نبی اکرم کا یہ خلق تھا کہ جب آپکی نورانی پیشانی خون میں لت پت ہو رہی تھی جانی دشمنوں کے لیے یہ دعا کی تھی اللھم اغفر لقومی فانھم لا یعلمون الخ مختصراً

ہدایت مرزا جی کو کچھ خدا کا خوف نہیں کی شرم بھی ہے کہ نہیں اوٹھو خواب غفلت سے چونکو ذرا سوچو سمجھو۔ ہاں ہاں جلد اور بہت جلد سچے دل سے توبہ کرو استغفار پڑھو۔ کیا ظلم ہے کس کا قول مبارک نقل کرتے ہو کسکا ذکر ہے کسکی حدیث شریف ہے۔ کسکا نام لیتے ہو سچ ہے کہ المعصیۃ تجر الی المعصیۃ یہ بہتان یہ جھوٹ یہ افترا بندی اور پھر کسپر۔ جب گرہ کی کچھ نہیں رکھتے تھے سنی سنائی باتوں پر عالم فاضل محدث مفسر غرضکہ سب کچھ بننے کا حوصلہ ہے۔ تو کیا کسیکی زبان سے فلیتبوأ مقعدہ من النار کی مہیب صدا تمہارے کان تک نہیں پہونچی

حدیث شریف سے استنباط مسائل سمجھنا نہیں اسکے لیے انتہائی مدد۔ قدرتی فیضان ضرور ہے۔ سرکے

نورانی دماغ کا کام ہے ہر شخص کا کام نہیں یہ جنکا حصہ تھا وہ لیگئے ؎ حریفان بادہا خوردند و رفتند
تہی خمخانہا کردند و رفتند۔ افسوس ہزار افسوس کہ اس بے بضاعتی پر محدث بنکر ستیارہین۔
اردو پڑھنا کیا سیکھ لیا کہ تمام علوم و فنون کے ماہر ہو گئے۔ ان حضرات سے کوئی یہ تو پوچھے کمبخت
کیسے کیسے چھپانے سے حق چھپ سکتا ہے اگر آپنے اولٹ پلٹ کر حدیث کو اپنے مفید مطلب
بنالیا تو کیا اچھی حیلہ سازی۔ گندم نمائی جو فروشی کا عیب ظاہر ہو گا۔ بندہ عدو علماء اہلسنت پر افترا
کرتے کرتے اب احادیث مصطفویہ کی جانب بھی متوجہ ہوئے۔ انکا نامہ اعمال بھرنے کے لیے
وہ کیا کچھ کم تھا۔ ذرا بتائیے تو کہ اللہم اغفر کون سی حدیث میں ہے آپنے ؐ کی جگہ اپنی طرف سے اغفر
بڑھا کر اسکی شرح بھی کر دینا یہ شاید ندوہ کے فیض تعلیمات کا اثر ہو اور نیز یہ
امر غور طلب ہے کہ جن احادیث میں کفار کے واسطے دعا ہلاکت کی گئی ہے۔ اونکا
مطلب آپ کیا سمجھتے ہیں اور وہ آپکے نزدیک مقبول ہیں یا مردود۔ اور نیز آیہ کریمہ وغلظ
علیہم بھی آپکے کان تک پہونچی یا نہیں۔ کیا مصلحت وقت کے لحاظ سے وہ بھی قابل منسوخی
اور نیز یہ بھی ارشاد ہو کہ اگر ابتدائے اسلام میں کوئی امر واقع ہوا ہو اور پھر کلام الٰہی سے
اوسکی ممانعت ثابت ہو تو کیا وہ بھی قابل حجت ہو سکتا ہے۔

حیرت اسلام کی شائستگی کا پیمانہ حضرت امام غزالی کے اس فتوے سے ہو سکتا ہے
جو اونہوں نے یزید پر لعن طعن کرنے کی بابت دیا ہے۔ ہمارا فاضل اجل فخر اسلام تسلیم کرتا ہے
کہ یزید پر لعن طعن کرنا قرآن کریم کی منشا کے خلاف ہے خیال کرنے کی جگہ ہے کہ جب یزید جیسے
ناخلف خلیفہ اور عبید اللہ بن زیاد جیسے قاتل امام حسین علیہ السلام کی نسبت حکم نہیں ہے کہ ہم
لعن طعن کریں۔ تو پھر یہ کب درست ہو گا کہ اپنے مسلمانوں کو جو چند فروعی مسائل میں اختلاف
رکھتے ہیں اونھیں مرتد کافر بحر الخارج از اسلام کریں الخ ہدایت۔ غور طلب یہ امر ہے
کہ حضرت فاضل اجل فخر اسلام امام غزالی سے نقل کیا ہے۔ مرزا صاحب کی نقل کہانتک صحیح ہے
اور حضرت فاضل اجل نے کیوں لکھا ہے۔ اور جو لکھا ہے وہ مرزا جی کے حق میں مفید ہے یا مضر

اور اوس لکھنے پر مرزا جی کا عماد رآمد بھی ہے یا نہیں اور مرزا جی نے حضرت امام کے قول پر جو تفریع فرمائی ہے وہ ہو سکتی ہے یا قیاس مع الفارق۔

مرزا جی آپ کسی سے سن سنا کر بڑا انٹھے یا کچھ سمجھے بھی کہ امام احمد نے کس بنا پر لعن یزید کی ممانعت فرمائی ہے ملا نالان ساجی کو یہ بھی معلوم ہے کہ لعن یزید میں **علما اہل سنت** کے کیا کیا اقوال ہیں اجی حضرت جیسے بعض اہلسنت لعن یزید کو منع کرتے ہیں ایسے ہی سعد بن احمد حنبل وغیرہ بہت علما مجوز لعن ہیں اور ایک جماعت توقف میں احتیاط سمجھتی ہے مگر اس اختلاف کا منشا سمجھ لینا نہایت ضرور ہے حضرت **شاہ عبد العزیز** صاحب **فتاوی عزیزیہ** میں فرماتے ہیں در لعن یزید توقف از ان جہت ست کہ روایات متعارضہ و متخالفہ از ان پلید در مقدمہ شہادت امام علیہ السلام وارد شدہ از بعضے روایات رضا و استبشار و اہانت اہلبیت خاندان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مفہوم میگردد و کسانیکہ این روایات در نظر آنہا مرجح واقع شدہ حکم بلعن نمودند چنانچہ احمد حنبل و گیا ہرسی از شافعیہ و دیگر علما کثیر و از بعض روایات کراہت این امر و عتاب بر ابن زیاد و عوان و ندامت بر این کار کہ از دست او تاب او بوقوع آمد معلوم میشود کسانیکہ این روایات نزد ایشان مرجح شد از لعن منع نمودند چنانچہ امام حجۃ الاسلام امام غزالی و دیگر علما شافعیہ و اکثر علما حنفیہ و جماعۃ از علما کہ نزد آنہا ہر دو روایات متعارض شدند و ترجیح یکطرف بر دیگر حاصل نشد بنا بر احتیاط توقف نمودند ہمین ست واجب بر علما عند التعارض و ہو قول ابی حنیفۃ۔

مرزا جی اب تو سمجھے کہ امام نے لعن **یزید** کو کیوں منع فرمایا تھا۔ ہاں اگر آپکی یہی تقلیم اور مغزلی تحقیق کے سامنے **شاہ صاحب** کی تحقیق بھی مردود و نا معقول ٹھہرے تو ذرا ناظم صاحب سے بھی استصواب فرما لیجئے اور نیز علاوہ امور کے دیگر وجوہ سے بھی بعض علماء اہلسنت نے لعن یزید کو منع فرمایا ہے۔ اور جب لعن یزید آپکے نزدیک خلاف منشاء قرآن عظیم

تو حضرت امام احمد حنبل سے لیکر شاہ عبد العزیز صاحب اور مولوی حیدر علی
مصنف ازالۃ الغین تک کس کس اسلام کو سب حرام مین آپ لوگ دشمن اسلام و مخالف قرآن
قرار دینگے۔

اب یہ دیکھنا ہے کہ مرزا جی نے صرف امام کے قول پر اکتفا کی یا مطابق اپنے دستور کے
ایجاد بندہ کو بھی دخل دیا ہے مثل مشہور ہے کہ چور چوری سے جائے ہیرا پھیری سے نہ جائے کہان
جائے پڑا ہوا اسکا مشکل سے چھوٹتا ہے ہمارے بہادر وضعدار نچتہ مزاج
مرزا صاحب کو کہان کل پڑ سکتی تھی اپنی عادت ترک کردیتا مرزا منشی کے
سراسر خلاف تھا۔ لعن کے ساتھ طعن بھی بڑھا دیا۔ آپکو خبر نہین کہ جواز طعن تو
متفق علیہ مسئلہ ہے اوسمین کسکو گنجائش کلام ہے صواعق محرقہ مین ہے وعلی القول
بانہ مسلم فہو فاسق شریر سکیر جائر الخ۔ اور اوسیمین ہے وبعد اتفاقہم علی فسقہ اختلفوا فی
جواز لعنہ الخ۔ کیا فسق اہل ندوہ کے نزدیک طعن نہین ہے۔ لازم ہے کہ ازالۃ الغین کو
دیکھ لین۔

اب رہا یہ کہ امام کا قول مرزا جی کے حق مین مفید ہے یا نہین پس جو نعت لعن کا منشا
حضرت شاہ عبد العزیز صاحب ظاہر فرما چکے پھر مرزا جی کا استناد انکو کیا فائدہ پہونچا
سکتا ہے۔ اگر امام احمد تحریر فرما دیتے کہ یزید پلید کے افعال شنیعہ کو برا نہ سمجھو۔ اچھا
سمجھو تب مرزا جی پیش کرسکتے تھے۔ اذ لا فلا۔

امام احمد کے قول پر جملہ آمد کا ابھی ان سطور سے ظاہر ہے جس سے علاوہ آپکی یزید دوستی
کے آپکے دیوانہ پن اور بدحواسی کا بھی پورا پتہ لگتا ہے۔ خود ہی ذات شریف کا خاص
ایجاد ہے کہ بقول امام یزید پلید پر لعن کرنا خلاف منشاء قرآن عظیم ہے۔ اور پھر خود ہی اوسکو

سلہ اور اوسے مسلمان مانیے تو وہ فاسق سخت بدکار بڑا شرابخوار ستمگار تھا ۱۲

سلہ علما بالاتفاق اوسے فاسق مانکر اوسپر لعن کے جواز مین مختلف ہوئے ۱۲

ناشدنی لکھکر اوسپر طعن بھی کرتے ہین۔ اگر کوئی ناشدنی تعظیم وتکریم کے موقع پر حسب منشاء قرآن عظیم یا شدنی کا استعمال کرے تو ہمکو معلوم نہین مرزاجی جب یزید پلید جیسے ناشدنی خلیفہ پر طعن کرنا خلاف منشاء قرآن و اسلام ہے۔ پس شاید امام اجل فخر اسلام نے مخالفین ندوہ کے جیسے مخالف اسلام۔ دشمن اسلام کو لعن طعن کرنے کی اجازت نہ دی ہوگی

اب رہی آپکی تشریح شنیع وہ محض قیاس مع الفارق یعنی تو لعن بالفرض اگر طعن بھی ناجائز ہو تو کیا کلمات کفر کو کلمات کفر اور ضلالت کو ضلالت کافر کو کافر گمراہ کو گمراہ لکھنا بھی ناجائز ہوسکتا ہے۔ لا واللہ لا یقول جناب کی مرغی کی ایک ٹانگ کی جگہ ہم پیر نیچر نے بھی پڑہائی۔ آنچہ اوستاد ازل گفت ہمان میگوئی۔ روافض و نیچریہ و وہابیہ سے اختلاف کو فرعی اختلاف لکھ جاوسگے۔ مرزاجی ہم اہلسنت مسائل فرعیہ کے اختلاف پر کسیکو کافر و مرتد خارج از اسلام لکھنا تو درکنار۔ گمراہ بھی نہین لکھتے۔ مگر ہان یہ ضرور ہے کہ آپ اور آپکے ندوہ کیطرح ضروریات وقطعیات اسلام کو معاذ اللہ فرضی اور فرعی نہین تصور کرسکتے۔

مرزاجی۔ اگر آپکی محقق نگاہ مین امام کی خوش قسمتی سے فخر اسلام کی کچھ وقعت باقی ہے تو لگے ہاتون ذرا اون کے ارشادات بھی کچھ سمجھ لیجیے۔ یہی امام اجل فخر اسلام فرماتے ہین [1] وطرق السلف قد اختلفت فی اظہار البغض مع اہل المعاصی وکلہم اتفقوا علی اظہار التغیر للظلمة والمبتدعة الخ۔ یہی امام اجل فخر اسلام لکھتے ہین [2] الثانی المبتدع الذی یدعو الی بدعتہ فان کانت البدعة بحیث یکفر بہا فامرہ اشد من الذمی لانہ لا یقر بجزیة۔

[1] گنہگارون کے ساتھ اظہار بغض مین تو سلف صالح کا طریقہ مختلف رہا مگر ظالمون اور بدمذہبون کے ساتھ اظہار عداوت پر سب کا اتفاق ہے ١٢

[2] دوسرے بدمذہب جو کہ اپنی بدمذہبی کیطرف بلاتا ہو اوسکی بدعت اگر ایسی ہے جسکے سبب کافر کہا جائے تو اوسکا حکم ذمی کافر سے بھی سخت تر ہے

وان کان مما لا یکفر به فامره بینه وبین اللہ اخف من الکافر لا محالۃ ولکن الامر فی الانکار علیہ
اشد منہ علی الکافر لان شر الکافر غیر متعد فان المسلمین اعتقدوا کفرہ فلا یلتفتون الی قولہ اذ لا یدعی لنفسہ الاسلام و
اعتقاد الحق اما المبتدع الذی یدعو الی البدعۃ ویزعم ان ما یدعو الیہ حق فھو سبب لغوایۃ الخلق فشرہ
متعد فالاستحباب فی اظہار بغضہ ومعاداتہ والانقطاع عنہ وتحقیرہ والتشنیع علیہ ببدعتہ وتنفیر
الناس عنہ اشد الخ۔ یہی **امام اجل** فرماتے ہیں قال علیہ السلام من انتہر صاحب
بدعۃ ملأ اللہ قلبہ امنا وایمانا ومن اھان صاحب بدعۃ آمنہ اللہ یوم الفزع الاکبر ومن الان
لہ واکرمہ او لقیہ ببشر فقد استخف بما انزل اللہ علی محمد صلی اللہ علیہ وسلم الخ۔

حضرت اجی ذرا توبہ سے ذرا سر تو اوٹھائیے چپ کیوں ہوگئے یہ تو دیکھئے کہ **امام اجل** کا
وار ندوہ پر پورا پڑا۔ **فخر اسلام** کی تحقیق اور زبردست تحقیق نے ندوہ کا بالکل ستیاناس
لگا دیا۔ یا ابھی کچھ جان باقی ہے۔ اگر کچھ بھی شرم وغیرت ہو تو اب ندوہ کی طرفداری کا
نام نہ لینا۔ یا امام اجل فخر اسلام کو بھی **دشمن اسلام مخرب دین و ایمانیات**

ندا سے اپنی تفسیر لکھیے ورگذر کریں گے اور اگر اوس بدعت کے سبب اوسے کافر نہ کہا جاسکے تو اوسکا معاملہ اللہ کے
یہاں تو کافر سے ضرور ہلکا ہے مگر اوسپر انکار کا حکم کافر کے انکار سے سخت تر ہے کہ کافر کا شر دوسروں تک نہیں پہنچتا
کہ مسلمان سمجھے ہوئے ہیں کہ یہ تو کافر ہے اوسکی بات کیطرف التفات نہیں کرتے نہ وہ اسلام واعتقاد حق کا مدعی ہے
اور بدمذہب اپنی بدعت کیطرف بلانے والا تو یہ زعم کرتا ہے کہ وہ جسطرف بلا رہا ہے حق ہے تو یہ لوگوں کے
گمراہ ہونے کا سبب ہوا اوسکا شر دوسروں کو پہنچنے والا ہے۔ پس اوس سے بغض وعداوت کا اظہار اور
کنارہ کشی اور اوسکی تحقیر اور اوسپر طعن وتشنیع اور لوگوں کو اوس سے نفرت دلانے کا استحباب بہت زیادہ ہے ۱۲

۵۱ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو کسی بدمذہب کو جھڑکے اللہ اوسکا دل امن وایمان سے
بھر دے۔ جو کسی بدمذہب کی اہانت کرے اللہ اوسے بڑی گھبراہٹ والے دن میں امان دے
اور جو شخص بدمذہب کے ساتھ نرمی یا اوسکا اکرام کرے یا کشادہ پیشانی اوس سے ملے اوسنے ہلکا جانا
اوس چیز کو جو اللہ نے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ پر اوتاری ۱۲

سے کہنے کی ٹھہرا ہے۔

ہمت حضرت شاہ ولی اللہ صاحب نے فقہ اور حدیث کا خوب فیصلہ کر دیا ہے
غرض دونون لازم و ملزوم قرار دیے ہین الخ **ہدایت** آپ حضرات کو شاہ
ولی اللہ صاحب **شاہ عبدالعزیز** اور **شیخ مجدد الف ثانی**
صاحب کا نام لیتے ہوئے شرم کیون نہین آتی۔ **مرزا جی** ان حضرات کو آپ مشرک بھی کہتے
ہین۔ اگر **ارباب ندوہ** کو کچھ بھی حیا ہوتی۔ تو ان حضرات کا نام زبان پر نہ لاتے
آپ حضرات کے نزدیک شاہ صاحب کے عقائد و مسائل اختلافیہ غیر قطعی شیعہ کا رد لکھنا۔ تو تو
ہین مین وغیرہ وغیرہ جسکو ہم بکرات و مرات ثابت کر چکے ہین پھر اس حیز حیثی کو تو دیکھیے
کہ اس سخت مخالفت کرنے کے بعد بھی شاہ ولی اللہ صاحب کا نام لیا جاتا ہے۔ مگر یہ تو کہیے
کہ شاہ ولی اللہ صاحب نے جو تحریر فرمایا۔ وہ آپکے کیا مفید۔ اور ہمارے حق مین کیا مضر البتہ
آپکے فیصلے بھائی **غیر مقلدین** کے حق مین تیز چھری سے کم نہین **شاہ ولی اللہ صاحب**
نے فقہ اور حدیث کو لازم و ملزوم قرار دیا **غیر مقلدین** بالکل رہنکے عقائد ضالہ
معروف و مشہور ہین جیسا کہ خارج از اہلسنت ہونیکے ثبوت مین فتاوے جامع الشواہد مین
طحطاوی کا قول نقل کیا گیا جنکے **گمراہ** ہونے پر **ناظم** صاحب وغیرہ مہرین
کر چکے ہین) اور مقلدین دونونکو حق پر لکھدیا۔ براہ عنایت یہ بھی ارشاد ہو کہ جب حدیث و فقہ لازم
و ملزوم ہوئے تو **مقلدین فقہ** اہلحدیث ہوئے یا نہین پھر جو وہابیہ غیر مقلدین کو اہلحدیث
کہا جاتا ہے اور مقلدین کو اہلحدیث سے خارج کیا جاتا ہے یہ کس بنا پر صحیح ہوا۔

حیرت مقلدون یا حنفیون کے نفس سے ایک ساتھ بڑی بے ادبی ہے۔ اگر وہ اہلحدیث کو
خارج از اہل اسلام سمجھین الخ **ہدایت** مرزا جی کسی **فرقہ ضالہ** کا نام اہلحدیث رکھدینے
سے اوسکو استحقاق نجات حاصل نہین ہو سکتا۔ ورنہ اگر غور کیجیے تو ان الفاظ کے ساتھ تو حضرات
نیچریہ بھی انکار نہین کرتے کہ ہم قرآن مجید کو نہین مانتے ہین۔ اگر آپ غیر مقلدین زمانہ

حال کی حمایتی بنتے ہیں اونکی سرپرستی پر آپنے کمر ہمت مضبوط باندہی ہے۔ تو آپکی سعی سے
اونکو کیا فائدہ پہونچ سکتا ہے۔ ہم اہلسنت کا یہ شیوہ نہیں کہ علے الاطلاق وہابیہ پر
کفر و خروج اسلام کا اطلاق کریں۔ یہ تو آپکا مجرد دعوے ہے۔ ہاں اونمین جو منکر ضروریات
دین ہیں وہ بلاشک دائرہ اسلام سے خارج ہیں اونکو کافر سمجھنا عین
اسلام ہے باقی اونکی گمراہی اونکی ضلالتیں تو کلام ہی نہیں ہوسکتا کہ اسی پر آپکے اراکین
ناظم وغیرہ فدا ہو چکے ہیں اور منکرین ضروریات دین کی تکفیر اور دیگر عقائد اجماعیہ اہلسنت کو مخالفین
کی تضلیل کو نفس اسلام کی بے ادبی بتانا گمراہی نہیں تو اور کیا ہے۔

حیرت ندوہ نے ان جزوی اختلافات پر مطلق خیال نہیں کیا۔ اور عام طور پر اعلان
دیا کہ جو کلمہ پڑہتے ہیں اور ہمارے قبلہ کیطرف سجدہ کرتے ہیں وغیرہ وغیرہ سب مسلمان
ہیں الخ۔ ہدایت یہی تو ندوہ کی گمراہی ہے کہ مسلمانی کا مدار تقلید پر
نیچر صرف کلمہ گوئی اور سجود الی القبلہ پر رکھکر دیگر ضروریات اسلام کو جڑ سے اوکھاڑ کر
پہینکدیا اہلسنت کے مذہب میں کل فرق کلمہ گویان اسلام ہرگز مسلمان اور راہ راست پر
نہیں صرف اہلسنت ہی ناجی مسلمان باقی کافر یا گمراہ ضال علی الاطلاق
سب کو مسلمان کہدینا کفر و اسلام کے فرق کو جڑ دی یا فرعی اختلاف کہنا
شان اسلام سے بعید ہے۔

حیرت دونوں گروہ کے رہنماؤں نے اپنی گذشتہ غلط کاریوں پر جو ان کو
آلتو بنا سے الخ ہدایت مرزا جی ہم وہ نہیں کہ خدا کی ایک صفت پر ایمان
لائیں اور ایک کو پس پشت ڈالدیں۔ یضل من یشاء و یہدی من یشاء دونوں صفتیں ایک
ایک خدا کی ہیں جسکی ہر صفت پر ایمان لانا فرض ہے اگر آپکا بیان بالفرض صحیح بھی
تسلیم کر لیا جاسے تو اوسکا حاصل یہی ہوگا کہ دونوں گروہ نیچری ہوگئے وہابیہ
تقلید سے نیچری ہوجانے پر کوئی صاحب عقل سلیم تعجب ہی نہیں کر سکتا

اگر حقیقی نظر سے دیکھیے تو خاص تحریک تعمیر مقلدی اور اسکی
غیر مقلدی بھی تحریک سنت ائمہ عظام بالخصوص امام الائمہ سراج
الائمہ حضرت امام اعظم پر حقوق کی گستاخی وہ تعمیر نہیں جو انسان کو کسی
دین کا رکھے۔ البتہ اگر دوسرا گروہ پھر گیا تو حسرت وافسوس ضرور ہے۔ مگر کسی کے
پھر جانے سے مذہب اہلسنت باطل نہیں ہو سکتا۔ ومن ینقلب علے
عقبیہ فلن یضر اللہ شیئا۔

مزا جی بڑا تعجب انگیز اور حسرت خیز مقام ہے کہ تم سا مرزا منش بہادر تعداد اور اجمال ابہام
پر قناعت کرے۔ مذہب اہلسنت کر وہ کون سے رہنما جنھوں نے
اپنے پچھلے مذہب سے رجوع کیا۔ اور زیادہ نہیں فقط صدر اور ناظم کی دستخطی مہری تحریر تو
شائع کر دیتا ضرور تھی خیر حجت کی اب سہی۔ ورنہ قوم حبیب کے مکان سے سمندر
کچھ دور نہیں ہے

حیرت علماء اسلام کی حالت کچھ ایسی خراب ہو گئی تھی اور ان میں نفسانیت کچھ
ایسی بڑھ گئی تھی کہ قوم کے برباد ہونے کی مطلق پروانہ کرتے تھے اور اپنی ذاتی اغراض
میں کچھ ایسے ڈوبے ہوئے تھے کہ قوم کی واویلا بکا کی صدائیں ان کے کان تک
مطلق نہ پہونچتی تھیں یکایک خدا نے انہیں کے دلوں کو قومی اخوۃ اور ہمدردی کی
آگ سے روشن کر دیا۔ اور اب وہی علما ہیں جو قوم پر اپنی جان قربان کرنے کے لیے
آمادہ ہو گئے۔ مگر پھر بھی ہمارے عبدالقادر صاحب بدایونی جیسے چند علما باقی ہیں جو اپنی
قدیمی نارواضد پر تلے ہوتے ہیں اور اپنے دیرینہ پسندیدہ جادہ سے سرک جانا اپنی
خلاف شان سمجھتے ہیں ایسے **ہدایت** الحمد للہ کہ علماء اہلسنت
نے بلحاظ مذہبی اخوت۔ مذہبی ہمدردی کے عوام کالانعام کی ہدایت کو ضروری سمجھکر
ندوہ کی ضلالت۔ ندوہ کی غلط کاریوں کو آفتاب کی طرح

وہ تاکیدی ہدایتین ہمکو یہی حکم دیتی ہین کہ زنہار زنہار دل تو کیا اوس سے آنکھین پھیر لو اور
وزا بی رُخی کرنے پر بھی تمہاری جانون کی سلامتی متصور نہین - مرزا جی آپ خوب سمجھ لیجیے
کہ کوئی سنی مسلمان نہ اپنے قطعی الثبوت عقائد کو تقویم پارینہ ٹھہرا سکتا ہے تا وقتیکہ اپنے مذہب
سے دور جا رہے مرزا جی دعا دے تو آپکے پیچھے پڑے ہین کہ ہم خیر خواہ اسلام ہم موئید اسلام
ہم ایسے ہم ویسے لیکن بہت شور سنتے تھے پہلو مین دل کا جو چیرا تو اک قطرہ خون نکلا -
حال یہ ہے کہ ضروریات دین کی وقعت آپکی آنکھ مین - آپکے دلمین ذرہ بھر باقی نہین ، اہلسنت
اپنے عقائد ضروریہ قطعیہ کو بیکار سمجھ کر ہرگز کفار و مبتدعین سے گلے نہین مل سکتے -

حیرت سکا ذکر ہی اوڑا دو کہ کوئی نیچری ہے کوئی لامذہب ہے - الخ - **ہدایت**
ہان ہان جو اس **دنیا** مین آنجہانی ہیکل آیا - اور بستر لیکر **دنیا** بھی آنجہانی ہوئے ہوتے تسلیم
کر لیجاوے جسکی ناپائدار لذتون کو موت نہ مٹا سکے جسے خدا اور رسول کو منہ نہ دکھانا ہو - جنہ اپنے
دیدۂ بصیرت مین **نیچری ستم** کی اندھا دھند سلائیان لگائی ہون ہان ہان جنکے ایمان کا طوطا
اوڑ گیا ہو وہ ضرور یہ ذکر اوڑا کر قرآن و حدیث و کتب سلف صالحین کو غرق آب کرونگا لیکن
مولوی **شبلی** یا مولوی **حالی** یا مولوی **مہدیعلیخان** یا مسٹر **محمود** یا **پیر نیچر سر سید** کے
ساتھ ایک پتلون مین پاؤن گھسانے کے لیے اونکی ادھوری کانفرس کو مضبوط اور مکمل بنانے کے
لیے یہ ایمان فروشی **حضرات اہلسنت** نہین کر سکتے خواہ **صدر صاحب** بگڑ بیٹھین یا **ناظم صاحب**
برافروختہ ہو جائین **اہلسنت** تو رافضی کو رافضی - وہابی کو وہابی - نیچری کو نیچری سمجھینگے اور
سمجھ رکھینگے - اونکی صحبت سے بچینگے - اونکے رد و طرد کو ضروری سمجھکر **رد وہابیہ** وغیرہ و نیز دیگر ان اداہائے باطلہ کی
تردید مین ہمیشہ نہایت سرگرمی کے ساتھ مصروف و مشغول رکھینگے اگر آپ **ندوہ** اسکے لیے ایسی
دین سبکا کہین تبرا کرین جو بہتین چھاپ کر بطور **تحفہ** کے تقسیم کرین ضرر رسانی کی تدبیرین سوچین
تو اونکو اوسکی کچھ پروا نہین حسبنا اللہ و نعم الوکیل -

حیرت خدا ہر اسکا انصاف چھوڑ دو جو جیسی کرے گا ویسی پائیگا الخ - **ہدایت**